صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

9 اپریل 1977ء

(۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ)

جلد ۱ — شمارہ ۱

سرکاری رپورٹ

مندرجات

(ہفتہ — 9 اپریل 1977ء)

صفحہ

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ 1

ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری 2

شام کی نشست

خواتین ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری 13

اقلیتی ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری 14

صوبائی اسمبلی پنجاب

دوسری صوبائی اسمبلی پنجاب کا پہلا اجلاس

ہفتہ — 9 اپریل 1977ء

(شنبہ — 19 ربیع الثانی 1397ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

پارہ ۵ ۔ س ۴ رکوع ۵ ۔ آیات ۵۸ ۔ ۵۹

بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ جو امانتیں تمہارے سپرد ہوں وہ ٹھیک ٹھیک ان کے اہل و حقداروں کے حوالے کرنا اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا بیشک اللہ اس کے ذریعے تمکو بہتر نصیحت کرتا ہے اور بلاشبہ اللہ سن بھی رہا ہوتا ہے دیکھ بھی رہا ہوتا ہے

اے ایمان والو اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں صاحب حکومت ہیں انکی بھی پس اگر کسی معاملے میں تم جھگڑ پڑو تو اللہ اور اس کے رسول کیطرف رجوع کرو ۔ اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسی میں تمہارے لئے بہتری اور اسی میں انجام کار کی خوبی ہے ۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری

سیکرٹری اسمبلی ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ معزز اراکین ۔ اب حلف وفاداری کا سلسلہ شروع ہوتا ہے ۔ سب سے پہلے جناب سپیکر شیخ رفیق احمد صاحب حلف وفاداری اٹھائیں گے ۔ پھر جناب چیف منسٹر صاحب اور پھر اراکین اسمبلی حروف تہجی کے حساب سے حلف وفاداری اٹھائیں گے ۔ جناب سپیکر ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر شیخ رفیق احمد صاحب نے بطور ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب حلف وفاداری اٹھایا ۔)

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب چیف منسٹر ۔

اس مرحلہ پر چیف منسٹر جناب صادق حسین قریشی صاحب نے بطور ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب حلف وفاداری اٹھایا ۔

(3) خان عبدالغفار خان ۔	(جہلم ۔ 4)
(4) مسٹر عبدالحفیظ کاردار ۔	(لاہور ۔ 11)
(5) مسٹر عبدالحمید خان کیانی ۔	(جہلم ۔ 3)
(6) ڈاکٹر عبدالخالق ۔	(راولپنڈی ۔ 3)
(7) مسٹر عبدالماجد انور ۔	(ملتان ۔ 4)
(8) ملک عبدالقیوم ۔	(جہلم ۔ 1)
(9) میاں عبدالرؤف ۔	(بہاولنگر ۔ 3)

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر اگر آپ مناسب سمجھیں تو سیکرٹری اسمبلی کو ہدایت فرما دیں ۔ کہ وہ جب رکن اسمبلی کا نام پکاریں تو اس کا ضلع بھی بتا دیں تاکہ تعارف ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رکن کے نام کے ساتھ ضلع بھی پکارا جائے ۔

(10) سید عبداللہ شاہ ۔	(مظفر گڑھ ۔ 5)
(11) مسٹر عبدالستار خان نیازی ۔	(میانوالی ۔ 3)
(12) مسٹر عابد حسین بھٹی ۔	[(شیخوپورہ ۔ 5)
(13) سرائے احمد حیات ۔	(لائل پور ۔ 10)

(14) سید احمد نواز گردیزی ۔ (بہاولپور ۔ 4)

(15) کیپٹن احمد نواز خان شہانی ۔ (میانوالی ۔ 7)

(16) مسٹر احمد سعید ۔ (گجرات ۔ 3)

(17) مسٹر احمد سعید اعوان ۔ (لائل پور ۔ 5)

(18) پیر احمد شاہ کھگہ ۔ (ساہیوال ۔ 2)

(19) مسٹر اعتزاز احسن ۔ (گجرات ۔ 4)

(20) مہر اختر عباس بھروانہ ۔ (جھنگ 10)

مسٹر سپیکر ۔ سپیکر ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخابات کے سلسلے میں حسب ذیل پروگرام کا اعلان کیا جاتا ہے :۔

1۔ نامزدگی کے کاغذات ہفتہ 9 اپریل 1977ء کو 10 بجے رات تک سیکریٹری اسمبلی کو پہنچائے جائیں (کاغذات نامزدگی بالخصوص ۸ بجے سے ۱۰ بجے رات تک وصول کئے جائیں گے ۔)

2۔ کاغذات نامزدگی کی پڑتال اتوار 10 اپریل 1977ء کو سیکرٹری اسمبلی اپنے دفتر میں حسب ذیل اوقات میں کریں گے :۔

(الف) سپیکر کے انتخاب کے سلسلے میں کاغذات کی پڑتال صبح ساڑھے آٹھ بجے ہوگی ۔

(ب) ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے سلسلے میں کاغذات کی پڑتال آٹھ بج کر چالیس منٹ پر ہوگی ۔

(ج) وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے سلسلے میں کاغذات کی پڑتال صبح آٹھ بج کر پچاس منٹ پر ہوگی ۔

3- نامزد شدہ امیدوار اتوار 10 اپریل 1977ء کو بارہ بجے دوپہر سے قبل تک اپنی تحریر سیکرٹری اسمبلی کو پہنچا کر امیدواری سے دست بردار ہو سکتے ہیں ۔

4- اگر ضروری ہوا تو انتخابات 11 اپریل 1977ء کو اسمبلی کے اجلاس کے دوران ہوں گے جس کے بارے میں تفصیل تاریخ مذکور پر ایوان هذا میں اجلاس شروع ہونے پر بتائی جائے گی ۔

نامزدگی کے لیے فارم اسمبلی ھذا کے سیکرٹریٹ سے حاصل کئیے جا سکتے ھیں - اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو اس کا اعلان آج شام سات بجے کے اجلاس میں کیا جائے گا -

---

ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری

(21) راؤ اختر علی خاں - (بہاولپور - 7)

(22) حافظ علی اسد اللہ - (بہاولنگر - 1)

(23) چودھری علی اصغر وڑائچ - (لائلپور - 25)

(24) مسٹر علی اصغر کیانی - (راولپنڈی - 1)

(25) چودھری علی محمد خادم - (لائل پور - 17)

(26) مسٹر علی رضا شاہ - (لائل پور - 22)

(27) مسٹر اللہ یار - (ساھیوال - 17)

(28) ملک اللہ یار لنگڑیال - (وھاڑی - 7)

(29) ملک الطاف علی کھوکھر - (ملتان - 9)

(30) مسٹر امان اللہ - (سیالکوٹ - 10)

(31) مسٹر امان اللہ خان شہانی - (میانوالی - 6)

(32) خان امیر عبداللہ خان نیازی - (ملتان 5)

(33) مسٹر عامر خاکوانی - (وھاڑی - 2)

(34) چودھری انوارالحق - (سیالکوٹ 15)

(35) مسٹر عارف حسین - (لائل پور 16)

(36) سردار اسد علی خان - (کیمبل پور - 3)

(37) شیخ اشفاق احمد - (شیخوپورہ 3)

(38) مسٹر عاشق حسین - (قصور 6)

(39) خواجہ عسکری حسن - (ساھیوال - 1)

(40) سردار عظمت حیات خان - (کیمبل پور - 6)

(41) چودھری بدرالدین - (لائل پور - 3)

(42) مسٹر برکت علی غیور - (شیخو پورہ - 9)

(43) ملک بشیر احمد کاریڈ ۔ (مظفر گڑھ ۔ 6)
(44) مسٹر بشیرالدین سالار ۔ (ڈیرہ غازی خان ۔ 1)
(45) شیخ باسط جہانگیر ۔ (قصور ۔ 4)
(46) ملک دوست محمد اعوان ۔ (سرگودھا ۔ 1)
(47) سردار دوست محمد خان بزدار ۔ (ڈیرہ غازی خان 4)
(48) میاں فیض احمد جویا ۔ (ساہیوال ۔ 16)
(49) سید فیض مصطفےٰ گیلانی ۔ (ملتان 14)
(50) حکیم فقیر محمد چشتی ۔ (بہاولپور 2)
(51) مرزا فضل حق ۔ (جہلم ۔ 2)
(52) ملک فضل حسین ۔ (گوجرانوالہ ۔ 3)
(53) مخدوم دیوان ۔ (ملتان ۔ 19)
سید غلام عباس بخاری ۔
(54) چودھری غلام احمد ۔ (لائل پور ۔ 24)
(55) خان غلام احمد وردک ۔ (شیخوپورہ ۔ 4)
(56) مسٹر غلام اصغر دستی ۔ (رحیم یار خان ۔ 3)
(57) میاں غلام فرید چشتی ۔ (ساہیوال ۔ 14)
(58) مسٹر غلام فرید کاٹھیا ۔ (ساہیوال ۔ 4)
(59) ملک غلام جعفر ۔ (بہاولپور ۔ 5)
(60) راجہ غلام کبریا خان ۔ (لائل پور ۔ 1)
(61) میاں غلام محمد ۔ (ساہیوال ۔ 13)
احمد خان مانیکا ۔
(62) ملک غلام نبی ۔ (لاہور ۔ 10)
(63) ملک غلام قادر ۔ (لائل پور ۔ 9)
(64) ملک حاکمین خان ۔ (کیمبل پور ۔ 1)
(65) مسٹر حامد کمال ڈاھر ۔ (رحیم یار خان ۔ 4)
(66) چودھری حمیداللہ خان ۔ (لائل پور ۔ 13)
(67) سید حسن عسکری ۔ (قصور ۔ 3)
(68) چودھری عید محمد ۔ (لاہور ۔ 13)

(69) سید افتخار علی بخاری ۔ (جھنگ ۔ 5)
(70) راؤ افتخار حسین ۔ (شیخوپورہ ۔ 7)
(71) سید افتخار حسین شاہ ۔ (ساہیوال ۔ 15)
(72) مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ (سرگودھا ۔ 10)
(73) رانا اکرام ربانی ۔ (ساہیوال ۔ 7)
(74) راجہ امتیاز احمد ۔ (بہاولنگر ۔ 6)
(75) چودھری عنایت رسول سندھو ۔ (سیالکوٹ ۔ 7)
(76) رانا اقبال احمد خان ۔ (گوجرانوالہ ۔ 9)
(77) سید ارشاد حسین شاہ ۔ (مظفر گڑھ ۔ 4)
(78) مسٹر ارشاد محمد خان ۔ (لائل پور ۔ 8)
(79) سید اشتیاق حسین بخاری ۔ (لاہور ۔ 8)
(80) میاں اسماعیل ضیاء ۔ (گوجرانوالہ ۔ 2)
(81) چودھری جمیل حسن خان منج ۔ (گوجرانوالہ ۔ 7)
(82) کرنل راجہ جمیل اللہ خان ۔ (گوجرانوالہ ۔ 1)
(83) مسٹر جاوید احمد خان ۔ (لائل پور ۔ 21)
(84) میاں جاوید ممتاز خان دولتانہ ۔ (وہاڑی ۔ 5)
(85) ڈاکٹر جواد حسین رضوی ۔ (گجرات ۔ 9)
(86) مخدوم زادہ حافظ سید کلیم اللہ شاہ ۔ (ڈیرہ غازی خان ۔ ۳)
(87) سید کوثر علی شاہ ۔ (لاہور ۔ 6)
(88) مسٹر خالد الطاف لطیفی ۔ (سیالکوٹ ۔ 6)
(89) مسٹر خالد امیر خان ۔ (سرگودھا ۔ 6)
(90) ملک خالد مظہر ۔ (راولپنڈی ۔ 11)
(91) ملک خان بیگ ۔ (ملتان ۔ 7)
(92) ڈاکٹر سید خاور علی شاہ ۔ (ملتان ۔ 1)
(93) سید خضر حیات شاہ ۔ (ملتان ۔ 2)
(94) مسٹر خورشید عالم چیمہ ۔ (سیالکوٹ ۔ 3)
(95) میاں خورشید انور ۔ (وہاڑی ۔ 4)

(96) چودھری محمود احمد گورایہ ۔	(شیخوپورہ ۔ 1)
(97) مسٹر منصور ملک ۔	(لاہور ۔ 5)
(98) مسٹر منظور احمد رانجھا ۔	(گجرات ۔ 11)
(99) میاں منظور احمد موہل ۔	(بہاولنگر ۔ 2)
(100) سردار منظور احمد خان ۔	(مظفر گڑھ ۔ 1)
(101) ڈاکٹر شیخ منظور حسین ۔	(مظفر گڑھ ۔ 9)
(102) چودھری منظور الہی ۔	(گجرات ۔ 6)
(103) سید مقبول حسین شاہ ۔	(ساہیوال ۔ 10)
(104) سردار مقصود احمد خان ۔	(ڈیرہ غازی خان ۔ 2)
(105) راؤ مراتب علی خان زراکی ۔	(بہاولنگر ۔ 5)
(106) سید مسعود زاہدی ۔	(سرگودھا ۔ 8)
(107) مسٹر مولا بخش ۔	(لائل پور ۔ 15)
(108) نواب زادہ مظہر علی خان ۔	(گجرات ۔ 1)
(109) سردار مظہر علی خان ۔	(لاہور ۔ 7)
(110) چودھری مہدی خان ۔	(گوجرانوالہ ۔ 8)
(111) مسٹر مہتاب احمد ۔	(مظفر گڑھ ۔ 7)
(112) ملک میاں سلطان ۔	(سرگودھا ۔ 2)
(113) مسٹر محمد افضل ۔	(راولپنڈی ۔ 5)
(114) چودھری محمد افضل ۔	(سیالکوٹ ۔ 14)
(115) حاجی ملک محمد افضل ۔	(گوجرانوالہ ۔ 10)
(116) میاں محمد افضل حیات ۔	(گجرات ۔ 7)
(117) راؤ محمد افضل خان ۔	(ساہیوال ۔ 11)
(118) مرزا محمد اکرم بیگ ۔	(لاہور ۔ 14)
(119) ڈاکٹر محمد اکرم ۔	(سیالکوٹ ۔ 11)

مسٹر سپیکر۔ اب دس منٹ کے لیے ٹی بریک کرتے ہیں ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی وقفہ چائے کے لئے ملتوی ہو گئی ۔

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری

(120) میاں محمودالحسن ڈار ۔ (لائل پور ۔ 4)

(121) مخدوم شمس الدین گیلانی ۔ (بہاولپور ۔ 1)

(122) بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد اکرم خان ۔ (راولپنڈی ۔ 6)

(123) رائے محمد عالم خان ۔ (بہاولنگر ۔ 7)

(124) چودھری محمد انور خان نارو ۔ (شیخوپورہ ۔ 2)

(125) چودھری محمد انور بھنڈر ۔ (گوجرانوالہ ۔ 11)

(126) ملک محمد انور خان ۔ (سرگودھا ۔ 4)

(127) مسٹر محمد عارف چٹھہ ۔ (گوجرانوالہ ۔ 3)

(128) سردار محمد عاشق ۔ (قصور ۔ 8)

(129) سردار محمد اشرف ۔ (جہلم ۔ 5)

(130) چودھری محمد اسلم خان ۔ (راولپنڈی ۔ 6)

(131) ملک محمد اسلم ۔ (کیمبل پور ۔ 2)

(132) کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ (میانوالی ۔ 1)

(133) میاں محمد اسلم چوہلہ سیال ۔ (جھنگ ۔ 6)

(134) رانا محمد اسلم خان ۔ (لائل پور ۔ 12)

(135) محمد اسلم خان ۔ (لائل پور ۔ 14)

(136) خواجہ محمد اسلم لون ۔ (گوجرانوالہ ۔ 13)

(137) ملک محمد اعظم خان ۔ (سرگودھا ۔ 3)

(138) رانا محمد اظہر خان ۔ (ساہیوال ۔ 4)

(139) حاجی مخدوم محمد بخش ۔ (سرگودھا ۔ 13)

(140) مسٹر ایم ۔ ڈی چودھری ۔ (سیالکوٹ ۔ 1)

(141) مسٹر محمد حنیف خان ۔ (راولپنڈی ۔ 8)

(142) مسٹر محمد حنیف نارو ۔ (رحیم یار خان ۔ 6)

(143) الحاج چودھری محمد حیات ۔ (قصور ۔ 2

(144) چودھری محمد حسین رندھاوا ۔ (سیالکوٹ ۔ 12)

(145) چودھری محمد اقبال ۔ (گجرات ۔ 8)

(146) قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ (وہاڑی ۔ 1)
(147) مسٹر محمد جعفر ہاشمی ۔ (رحیم یار خان ۔ 5)
(148) ملک محمد جہانگیر خان ۔ (ساہیوال ۔ 6)
لنگڑیال
(149) چودھری محمد کریم بھٹی ۔ (سیالکوٹ ۔ 8)
(150) مسٹر محمد خالد ملک ۔ (لائل پور ۔ 27)
(151) چودھری محمد خان ۔ (لائل پور ۔ 18)
(152) چودھری محمد لطیف رندھاوا ۔ (لائل پور ۔ 11)
(153) راجہ محمد مقصود ۔ (راولپنڈی ۔ 9)
(154) ملک محمد ممتاز خان ۔ (جھنگ ۔ 2)
(155) مسٹر محمد نعیم کھوکھر ۔ (راولپنڈی ۔ 4)
(156) شیخ محمد نفیس الدین فاروقی ۔ (جھنگ ۔ 7)
(157) مسٹر محمد نواز ۔ (گجرات ۔ 12)
(158) چودھری محمد نواز چیمہ ۔ (سیالکوٹ ۔ 5)
(169) مسٹر محمد رفیع ۔ (مظفر گڑھ ۔ 10)
(160) سید محمد رضی شاہ ۔ (ملتان ۔ 8)
(161) میاں محمد ریاض ۔ (لاہور ۔ 3)
(162) شیخ محمد صادق ۔ (ملتان ۔ 17)
(163) مسٹر محمد سعید سندھو ۔ (قصور ۔ 7)
(164) حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (رحیم یار خان ۔ 2)
(165) سردار محمد سرفراز خان ۔ (کیمبل پور ۔ 4)
(166) حاجی محمد شفیق خان ۔ (گوجرانوالہ ۔ 4)
(167) چودھری محمد شریف ۔ (رحیم یار خان ۔ 8)
(168) محمد شریف ظفر جویا ۔ (ساہیوال ۔ 12)
(169) مہر محمد سلیمان تھہیم ۔ (مظفر گڑھ ۔ 8)
(170) چودھری محمد یعقوب علی مان ۔ (قصور ۔ 1)
(171) حاجی محمد یار خان لشاری ۔ (ساہیوال ۔ 9)
(172) ملک محمد یار ۔ (لائل پور ۔ 7)

(173) کنور محمد یاسین خان ۔ (ملتان ۔ 15)

(174) چودھری محمد زمان ۔ (گجرات ۔ 5)

(175) ملک مختیار احمد اعوان ۔ (ملتان ۔ 12)

(176) چودھری مختیار احمد بھٹی ۔ (گوجرانوالہ ۔ 4)

(177) حاجی چودھری ممتاز احمد کاہلوں۔ (سرگودھا ۔ 7)

(178) ملک منتظر مہدی ۔ (ملتان ۔ 13)

(179) مسٹر مرید مہدی خان ۔ (میانوالی ۔ 4)

(180) میاں مشتاق احمد قریشی ۔ (بہاولپور ۔ 6)

(181) میاں مشتاق حسین ڈوگر ۔ (شیخوپورہ ۔ 6)

(182) میاں مصطفٰی ظفر قریشی ۔ (مظفرگڑھ ۔ 2)

مسٹر سپیکر ۔ اب مختصر وقفہ ہوگا ۔ اور ہم ایک بج کر ۳۰ منٹ پر دوبارہ ملیں گے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ایک بجکر ۳۰ منٹ تک کے لیے ملتوی ہوگئی ۔)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری

(183) چودھری نصیر احمد چیمہ ۔ (ساھیوال ۔)

(184) سردار نصراللہ خان دریشک ۔ (ڈیرہ غازی خان ۔ 2)

(185) مسٹر محمد انور خان تارڑ ۔ (شیخو پورہ ۔ 2)

(186) میاں ناصر علی خان بلوچ ۔ (لائل پور ۔ 20)

(187) چودھری نواب خان تارڑ ۔ (گجرات ۔ 1)

(188) سردار نوازش علی پاشا ۔ (ملتان ۔ 3)

(189) سردار نوازش علی خان قلندرانی ۔ (مظفر گڑھ 3)

(190) حاجی نذر حسین صوفی ۔ (ملتان ۔ 18)

(191) پروفیسر نذیر احمد ۔ (راولپنڈی ۔ 2)

(192) مسٹر نذیر احمد ۔ (سرگودھا ۔ 12)

(193) چودھری نذیر احمد ۔ (لائل پور ۔ 24)

(194) چودھری نور احمد ماہی ۔ (لائل پور ۔ 23)

سیکرٹری اسمبلی ۔ رانا پھول محمد خان صاحب کی اطلاع آئی ہے ۔ کہ وہ بیمار ہیں ۔ ان کی حلف وفاداری بعد میں ہوگی ۔

ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری

(195) الحاج قمرالزمان شاہ ۔ (وہاڑی ۔ 3)

(196) مسٹر قیوم نظامی ۔ (لاہور ۔ 9)

(197) چودھری رشید احمد ۔ (ساہیوال ۔ 3)

(198) میاں رحمت خان بوٹی ۔ (گوجرانوالہ ۔ 5)

(199) چودھری ریاض احمد وڑائچ ۔ (گجرات ۔ 2)

(200) مسٹر ریاض حسین قریشی ۔ (ملتان ۔ 11)

(201) سید صدرالدین شاہ ۔ (ملتان ۔ 20)

(202) سردار صغیر احمد ۔ (سرگودھا ۔ 11)

(203) ملک سیف اللہ خان ۔ (بہاولنگر ۔ 4)

(204) رائے سخاوت علی خان ۔ (لائل پور ۔ 19)

(205) ملک سلیم اقبال ۔ (کیمبلپور ۔ 5)

(206) سید ثاقب حسین شاہ ۔ (سیالکوٹ ۔ 2)

(207) ڈاکٹر سردار احمد ۔ (لاہور ۔ 4)

(208) میاں سردار احمد اویسی ۔ (بہاولپور ۔ 3)

(209) ملک سرفراز احمد اعوان ۔ (سیالکوٹ ۔ 9)

(210) رئیس شبیر احمد خان ۔ (رحیم یار خان ۔ 9)

(211) مسٹر شبیر احمد خان ۔ (لاہور ۔ 15)

(212) مسٹر شہباز خان ۔ (جہلم ۔ 6)

(213) ملک شاہ دین ۔ (سیالکوٹ ۔ 13)

(214) مسٹر شاہ محمد خان ۔ (ملتان ۔ 16)
(215) ملک شاہ محمد محسن ۔ (لاہور ۔ 16)
(216) مسٹر شمیم احمد خان ۔ (لائل پور ۔ 6)
(217) مسٹر شوکت حسین خان مزاری ۔ (ڈیرہ غازی خان 5)
(218) رانا شوکت محمود ۔ (شیخوپورہ 10)
(219) مسٹر شیر محمد بھٹی ۔ (لاہور ۔ 1)
(220) میاں شجاعت حسین ۔ (ملتان ۔ 6)
(221) راجہ سکندر خان ۔ (جہلم ۔ 7)
(222) سردار سکندر حیات خان میکن ۔ (سرگودھا ۔ 5)
(223) مسٹر تاج محمد بھٹی ۔ (وہاڑی ۔ 6)
(224) خان تاج محمد خان ۔ (میانوالی ۔ 5)
(225) ملک تاج محمد اعوان ۔ (میانوالی ۔ 2)
(226) چوہدری طارق اقبال جاوید ۔ (راولپنڈی ۔ 7)
(227) ملک طارق مسلم ۔ (رحیم یار خان ۔ 7)
(228) مسٹر طارق وحید بٹ ۔ (لاہور ۔ 2)
(229) چوہدری توکل اللہ ۔ (شیخو پورہ ۔ 8)
(230) میاں عمر علی ۔ (جھنگ ۔ 9)
(231) چوہدری عمر دراز خان ۔ (لائل پور ۔ 2)
(232) رانا عمر دراز خان ۔ (لاہور ۔ 17)
(233) مسٹر عمر حیات سیال ۔ (جھنگ ۔ 8)
(234) سردار زادہ ظفر عباس ۔ (جھنگ ۔ 3)
(235) ملک ظفر علی ۔ (سرگودھا ۔ 9)
(236) سردار ظفر علی خان ۔ (رحیم یار خان ۔ 1)
(237) مہر ظفراللہ بھروانہ ۔ (جھنگ ۔ 4)
(238) ذوالفقار علی خان ۔ (سیالکوٹ ۔ 4)
(239) سردار ذوالفقار علی خان ۔ (ڈیرہ غازی خان ۔ ۲)

مسٹر سپیکر ۔ دوسرا سیشن آج سات بجے شام کو ہوگا ۔

The House is adjourned, it shall re-assemble at 7.00 P.M. today.

(اسمبلی کا اجلاس آج شام 7 بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا ۔)

شام کی نشست

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔)

مسٹر سپیکر ۔ پیپلز پارٹی کے چیئر مین اور جناب وزیر اعظم پاکستان ذو الفقار علی بھٹو صاحب نے پیپلز پارٹی پنجاب کے نو منتخب ارکان کو کل شام کو 8 بجے گورنر ہاؤس میں ایک عشائیہ میں مدعو کیا ہے ۔ تمام ممبران شرکت فرمائیں ۔

خواتین ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری

(1) محترمہ راشدہ عبداللہ ۔ (پی پی 242 ۔ حلقہ خواتین ۔ 2)
(2) محترمہ نور جہاں توفیق ۔ (پی پی 243 ۔ حلقہ خواتین ۔ 3)
(3) محترمہ طاہرہ یاسمین امان اللہ ۔ (پی پی 244 ۔ حلقہ خواتین ۔ 4)
(4) بیگم زکیہ شاہنواز ۔ (پی پی 245 ۔ حلقہ خواتین ۔ 5)
(5) بیگم ریحانہ سرور ۔ (پی پی 246 ۔ حلقہ خواتین ۔ 6)
(6) محترمہ صغیرہ اسلام ۔ (پی پی 247 ۔ حلقہ خواتین ۔ 7)
(7) بیگم ظہور اکرم حیات ملک ۔ (پی پی 248 ۔ حلقہ خواتین ۔ 8)
(8) محترمہ ممتاز اعجاز کھلو ۔ (پی پی 249 ۔ حلقہ خواتین ۔ 9)
(9) محترمہ رفیلہ سلطان امین ۔ (پی پی ۔ 250 حلقہ خواتین ۔ 10)
(10) محترمہ ارشاد گل مجاہد ۔ (پی پی ۔ 251 حلقہ خواتین ۔ 11)
(11) بیگم سیدہ رضیہ منور حسین ۔ (پی پی ۔ 252 حلقہ خواتین ۔ 12)
(12) محترمہ مس ناصرہ کھوکھر ۔ (پی پی ۔ 241 حلقہ خواتین ۔ 1)

اقلیتی ارکان اسمبلی کا حلف وفاداری

(1) مسٹر ایم پال چودھری ۔ (پی پی ۔ 254 اقلیتی حلقہ 1)

(2) مسٹر سی ایوب خان ۔ (پی پی 254 اقلیتی حلقہ ۔ 2)

(3) پروفیسر ای ۔ ڈنشا ۔ (پی پی ۔ 255 اقلیتی حلقہ ۔ 3)

(4) مسٹر سمسن منوھا ۔ (پی پی ۔ 256 اقلیتی حلقہ ۔ 4)

(5) مسٹر سیٹھ سورتا رام ۔ (پی پی ۔ 257 اقلیتی حلقہ ۔ 5)

Mr. Speaker: The House is adjourned. It shall re-assemble on Monday the 11th, April, 1977 at 9.00 A.M.

(اسمبلی کا اجلاس 11 اپریل 1977ء بروز سوموار نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا ۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

11 اپریل 1977 ء

(21 ربیع الثانی 1397ھ)

جلد 1 - شمارہ 2

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی

مندرجات

(سوموار - 11 اپریل 1977ء)

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	15
مسٹر سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کا انتخاب	16
مسٹر سپیکر کی خدمت میں ھدیہ تہنیت	16
مسٹر ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کا انتخاب	27
مسٹر ڈپٹی سپیکر کی خدمت میں ھدیہ تہنیت	27
وزیر اعلیٰ پنجاب کا انتخاب	30
وزیر اعلیٰ پنجاب کی خدمت میں ھدیہ تہنیت	35

صوبائی اسمبلی پنجاب

دوسری صوبائی اسمبلی پنجاب کا پہلا اجلاس

سوموار ۔ 11 اپریل 1977ء

(دوشنبہ ۔ 21 ربیع الثانی 1397ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں نو بجے صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ

وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ

تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا

پ ۵ ۔ س ۴ ۔ رکوع ۱۹ ۔ ۱۷ آیات ۱۳۴ ۔ ۱۳۵

جو شخص دنیا میں اپنے کاموں کے اجر کا طلبگار ہو تو اللہ کے پاس تو دنیا اور آخرت دونوں کے لئے اجر موجود ہے
اور اللہ سب کچھ سن رہا ہے دیکھ رہا ہے۔

اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنا اور اللہ کے واسطے سچی گواہی دیا کرو۔ خواہ یہ تمہارے اپنے یا تمہارے ماں باپ
کے اور رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو اللہ ان دونوں کا خیر خواہ ہے پس تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر
کہیں عدل و انصاف کو نہ چھوڑ دینا اگر تم گول مول بات کرو گے یا حق بات کہنے سے پہلو تہی کرو گے تو جان لو کہ اللہ تمہارے کاموں سے
پوری طرح خبردار ہے۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

مسٹر سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کا انتخاب

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب سپیکر کے انتخاب کے لئے وقت مقررہ یعنی 9 اپریل 1977ء دس بجے رات تک 9 کاغذات نامزدگی داخل ہوئے جو سب ہی ایک امیدوار کے حق میں تھے ۔ یہ تمام کاغذات نامزدگی پڑتال پر درست پائے گئے ۔ کوئی دستبرداری عمل میں نہیں آئی ۔ لہذا چودھری محمد انور صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب بلامقابلہ یعنی متفقہ طور پر بطور سپیکر منتخب قرار دئیے جاتے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اب چودھری محمد انور صاحب حلف اٹھانے کیلئے تشریف لائیں ۔

(اس مرحلہ پر چودھری محمد انور بھنڈر صاحب نے بحیثیت سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب حلف اٹھایا)

اب میں چودھری محمد انور بھنڈر صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ کرسی صدارت سنبھالیں ۔

(اس مرحلہ پر چودھری محمد انور بھنڈر صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر کی خدمت میں ھدیہ تہنیت

مسٹر سپیکر ۔ قائد ایوان ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر صادق حسین قریشی) جناب سپیکر۔اس سے پہلے کہ میں آپکو مبارک باد دوں میں جناب شیخ رفیق احمد صاحب سابق سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس بردباری اور حوصلے سے انہوں نے اپنا کام کیا ہے اور آج اپوزیشن نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اپوزیشن کے ممبر صاحبان تشریف فرما ہوتے تو وہ بھی میری رائے میں ہاں ضرور کہتے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

شیخ صاحب ایک نہایت ہی تجربہ کار سپیکر ہیں اور میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں ۔

جہاں تک آپ کی ذات کا سوال ہے اس کرسی پر بہت عرصہ پہلے ویسٹ پاکستان اسمبلی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے میں نے آپکی ذات کو دیکھا ہے ۔ آپ ایک تجربہ کار اور بااصول انسان ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ اگرچہ اپوزیشن نہیں رہی تب بھی آپ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ انصاف رہے ۔ آپکے انصاف کی وجہ سے آپکے تجربہ کی وجہ سے آپکی ذمہ داریوں کی وجہ سے مجھے یقین ہے کہ یہ ہاؤس چلتا رہے گا ہماری ہر ممکن کوشش ہوگی کہ جو ہماری طرف سے ہو سکتا ہے ہم آپکی خدمت کریں اور میں تمام ہاؤس کی طرف سے آپکو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ سردار زادہ ظفر عباس ۔

سردار زادہ ظفر عباس (جھنگ ۔ 3) جناب سپیکر ۔ میں آپکی خدمت میں ان الفاظ کے ساتھ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپکے کردار کو جہاں تک میں پہلے سے جانتا ہوں پچھلے سابقہ اجلاس کے دوران یا سابقہ اسمبلی میں آپ کا کردار اتنا نمایاں رہا ہے کہ میں رہ نہیں سکتا کہ آپکو مبارک باد پیش نہ کروں ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

جناب والا ۔ ہمارے ہاؤس کے سابق سپیکر نے جس کامیابی اور احسن طریقے سے پچھلے ایام میں اپنا کردار ادا کیا میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت کامیابی سے اپنا عہد گزارا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان (رحیم یار خان ۔ 2)۔ جناب والا ۔ میں سب سے پہلے جناب شیخ رفیق احمد صاحب سابق سپیکر پنجاب اسمبلی کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ میں نے بحیثیت اس معزز ایوان کے ممبر کے پانچ سال میں دیکھا ہے کہ پانچ

سال وہ اس ایوان کے سپیکر رہے ہیں اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جس خوش اسلوبی جس اچھے انداز اور جس طریقے سے انہوں نے اس ایوان کی کارروائی کو چلایا ہے وہ فی الحقیقت انہی کا حصہ ہے ۔

جناب والا ۔ جناب شیخ رفیق احمد صاحب کے وقت میں بہت سے critical ماحول بھی آئے ۔ اپوزیشن اور گورنمنٹ کے بہت سے وقتوں میں اختلافات بھی پیدا ہوئے مگر جس خوش اسلوبی جس دانائی اور جس تدبر سے انہوں نے اہم سے اہم مسائل ، اہم سے اہم اختلافات کو ختم کیا اس ایوان کی کارروائی اور اس ایوان کا ماحول ہمیشہ کے لئے جو خوشگوار رہا وہ میں سمجھتا ہوں کہ انہی کی وجہ سے رہا ۔ بہر حال اب وہ جا چکے ہیں لیکن یہ ہمیں خوشی ہے کہ وہ اس ایوان سے نہیں جا چکے بلکہ وہ ہم میں شامل ہو گئے ہیں ۔ جسطرح ہم نے اس کرسی صدارت سے بہت کچھ سیکھا ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جسطرح وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے فرمایا کہ انہیں اب بھی مزید ذمہ داریاں سونپی جائینگی ان ذمہ داریوں میں اب ہم ان سے راہنمائی حاصل کرینگے ۔ میں اپنی جانب سے اور اپنے دوستوں کی جانب سے ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کو بھی دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ جناب کی ذات کو اس معزز ایوان کے لئے اس وقت نئی ہے مگر جن لوگوں نے آپکے ساتھ کام کیا ہے یا آپکے وقت میں کی گئی اسمبلی کی پروسیڈنگ کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں پچھلے پانچ سالوں میں بہر حال اپنے لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے جو بھی contribution اس ہاؤس میں دی اس میں آپ کا بہت بڑا عمل دخل ہے ۔ میں نے آپ ہی کی پروسیڈنگ سے آپ ہی کی رولنگ سے اور آپ ہی کی راہنمائی سے بہت کچھ سیکھا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس ایوان کے بیشتر ارکان جن کو آپ کا بخوبی علم ہے اس ایوان میں نئے آئے ہیں ۔ جنہیں پارلیمنٹری پریکٹس کا ابھی تک پورا تجربہ نہیں ہے میں توقع رکھتا ہوں کہ جناب والا اس ایوان کے تقدس کو برقرار رکھیں گے ۔ جناب والا۔ اس ایوان کے ممبران کے حقوق کا تحفظ کرینگے ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس ایوان کے نئے ممبران کے لئے آپ راہنمائی کا کورس دینگے اور ان کی چھوٹی موٹی غلطیوں اور لغزشوں کو بھی درگذر فرماتے ہوئے ان کو سیکھنے کا موقع عطا فرمائینگے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی صدارت میں اور آپکی راہنمائی میں

یہ ایوان انتہائی خوشگوار ماحول اور ایک ریکارڈ کی صورت میں چل سکے گا ۔ میں ایک بار پھر آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ سردار صغیر احمد ۔

سردار صغیر احمد (سرگودھا 11) ۔ جناب سپیکر ۔ سب سے پہلے میں فارغ ہونے والے سپیکر جناب شیخ رفیق احمد صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاھتا ہوں ۔ ھمارے ھاں ویسے بھی یہ رواج رہا ہے کہ جب بھی کوئی جاتا ہے ہم اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور جب کوئی آتا ہے اس کو مبارکباد دیتے ہیں ۔ لیکن جناب والا یہ ایک حقیقت ہے کہ جناب شیخ رفیق احمد صاحب نے پانچ سال کے عرصے میں جس احسن طریقے سے اس اسمبلی کو چلایا ہے اس کی مثال شاید کم ھی اسمبلیوں کے سپیکر صاحبان کے متعلق ملتی ہو گی ۔ میں بجا طور پر جناب شیخ رفیق احمد صاحب کو خراج تحسین پیش کر سکتا ہوں کہ انہوں نے 1972ء میں جب اس اسمبلی کے ممبران بالکل نوآموز تھے انہیں پارلیمانی تجربہ سے نوازا اور اس ایوان کو جس خوش اسلوبی کے ساتھ انہوں نے چلایا اس کی مثال کم ملتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں جناب شیخ رفیق احمد کو اس بات پر مبارکباد دینا چاھتا ہوں کہ انہوں نے حزب اقتدار یا حزب اختلاف کے ساتھ جو انصاف برتا ہے اس کی مثال بھی پارلیمانی تاریخ میں کم ملتی ہے ۔ اس کے علاوہ ممبران کے حقوق کے لئے انہوں نے جسطرح جدوجہد کی ہے اور ھمارے حقوق کا تحفظ کیا ہے ہم تمام ممبران دلی طور پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ جناب شیخ رفیق احمد صاحب کے جانشین بھی ایسے شخص ہیں جو پہلے اس معزز ایوان میں سپیکر رہ چکے ہیں ۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ جناب شیخ صاحب کے جانشین کوئی ایسے شخص نہیں ہوئے جو تجربہ نہ رکھتے ہوں جو ایوان کے حقوق کے متعلق نہ جانتے ہوں ۔ جو ممبران کے حقوق کے متعلق علم نہ رکھتے ہوں ۔ مجھے پورے طور پر توقع ہے کہ آپ بھی شیخ صاحب کے نقش قدم پر بلکہ خود اپنے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس معزز ایوان کے حقوق کا تحفظ کرینگے اور اس ایوان کی کارروائی خوش اسلوبی کے ساتھ طے پائے گی ۔ انشاء اللہ یہ

اسمبلی کامیابی کے ساتھ اور اللہ کے حکم سے اپنے فرائض سر انجام دیتے گی ۔ شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

Professor E. Dinshaw, (P P - 255 Minority Constituency 37.) Mr. Speaker, Sir, on behalf of the members of this Assembly, the members of the minority community and myself I extend to you hearty felicitations on the assumption of this august office. You are a man of great experience and great learning and great education. I am sure that you will bring great grace and dignity to your office. Your experience as a Speaker of this very Assembly is going to prove of very great help to all of us, the minorities of this country and Punjab especially. We are deeply beholden to you and congratulate you on assuming this high office. Thank you.

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر رفیق احمد شیخ ۔

مسٹر رفیق احمد شیخ (لاہور 12) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنی طرف سے آپکو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ اور یہ بات میرے لئے فخر کا باعث ہے کہ اس دوران جب اس کرسی پر مجھے بیٹھنے کا موقع ملا ۔ میں نے آپکی چھوڑی ہوئی روایات کو قائم رکھنے کی کوشش کی ۔ آپ میرے پیش رو بھی ہیں اور جانشین بھی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) میرا یقین ہے کہ جسطرح صدارتی جمہوریت کے دنوں میں آپ نے اس ایوان کی عزت و احترام اور وقار میں اضافہ کیا یقیناً پارلیمانی جمہوری دور میں آپ اس سے بھی زیادہ اضافہ کرنے کا ذریعہ بنیں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں نے ہمیشہ آپکی چھوڑی ہوئی روایات میں اپنی بہت سی مشکلات کا حل حاصل کیا اور یقیناً آج آپ جب اس کرسی پر بیٹھنے کا موقع حاصل کر رہے ہیں آپ اپنی ان روایات کو اور زیادہ اجاگر کرینگے اور آپکی اس کرسی پر موجودگی نہ صرف پاکستان کی سالمیت ، نہ صرف پاکستان کے تحفظ نہ صرف پاکستان کے وقار میں اضافے اور احترام کا باعث بنے گا ۔ بلکہ آپ جمہوریت اور پارلیمانی نظام حکومت میں بھی اہم contribution کرینگے ۔ میں فاضل اراکین اسمبلی اور بالخصوص اپنے دوستوں اور فاضل اراکین کا جنہوں نے میرے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے مشکور ہوں اور میں صدق دل سے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ جب کوئی ممبر ایوان سے خطاب کر رہا ہو تو کوئی دوسرا رکن سپیکر اور ممبر کے درمیان سے نہیں گذر سکتا - میں اس سلسلے میں محمد نواز صاحب کی توجہ رولز کی طرف دلاتا ہوں جو آئندہ احتیاط کریں گے -

مسٹر رفیق احمد شیخ - میں آپکی وساطت سے اسمبلی سٹاف کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی ذمہ داریاں نبھانے میں ہر قدم پر میرا ساتھ دیا - اور انکا تجربہ میرے بہت کام آیا -

مسٹر سپیکر - میرے واجب الاحترام قائد ایوان اور معزز اراکین اسمبلی میں آپکا بے حد مشکور و ممنون ہوں - کہ جس پروقار انداز میں مجھے متفقہ طور پر اس عہدہ کے لئے منتخب کیا میں دل کی گہرائیوں سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں - یہ یقیناً بہت بڑا اعزاز ہے اور میں اس اعزاز پر بجا طور پر فخر محسوس کرتا ہوں - اس موقع پر جب آپ نے مجھے اس عہدے پر منتخب کیا میں سمجھتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ بہت کٹھن اور مشکل کام ہے اس سے بہت سی ذمہ داریاں وابستہ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کے تعاون سے ہی نبھائی جا سکتی ہیں - میرا سر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھک جاتا ہے اور میں اپنے آپ کو ایک عاجز اور مسکین تصور کرتا ہوں اور جب میں سمجھتا ہوں کہ میں ان ذمہداریوں سے اسوقت تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو اور اس کے بعد آپ سب صاحبان کا تعاون میرے ساتھ نہ ہو - یہ دونوں چیزیں میرے لئے نہ صرف ضروری ہیں بلکہ میرے لئے مشعل راہ بھی ثابت ہونگی - معزز اراکین میں اس موقع پر یہ محسوس کرتا ہوں کہ جہاں شیخ رفیق احمد صاحب نے جس پروقار انداز میں جس غیر جانبداری سے اور جس خلوص سے اپنے دور میں اس ہاؤس کی خدمت کی اور اپنے فرائض منصبی کو سر انجام دیا وہ یقیناً قابل ستائش ہی نہیں بلکہ ہمارے لئے یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں - گو میں اس ہاؤس میں موجود نہ تھا لیکن اس ایوان کی کارروائی کو اخبارات کے ذریعے پڑھنے کا موقع ملتا تھا - اس پر میں خوش ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جمہوری روایات کو برقرار رکھنے میں انہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ایوان کی خدمت کی اور انہی جمہوری اقدار کو برقرار رکھنے کی وجہ سے وہ ایک مقبول سپیکر

تھے اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے - یہ بہت بڑی کامیابی ہے - میں عرض کروں کہ جب کسی آدمی کو کسی عہدے کے لئے منتخب کیا جاتا ہے تو اس کو مبارکباد دی جاتی ہے - آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا اور آج جو مبارکباد مجھے دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج مبارکباد کے مستحق شیخ رفیق احمد ہیں جنہوں نے اپنا دور نہایت کامیابی کے ساتھ نہایت خلوص کے ساتھ نبھایا یہ انہی کا حصہ تھا - میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں انکا شکریہ ادا کروں - بلکہ انکو مبارکباد پیش کروں کہ وہ ایک کامیاب سپیکر تھے کیونکہ انہوں نے جمہوری روایات کو برقرار رکھا - مجھے امید ہے کہ انکی صلاحیتیں جو سپیکر کے عہدے پر انکو کامیاب سپیکر بنانے میں ممدو معاون ثابت ہوئیں - ہمارے لئے اور اس ہاؤس کیلئے بحیثیت ایک ممبر یا کسی اور حیثیت میں اس ایوان کی راھنمائی کا باعث بنتی رہیں گی -

معزز اراکین میں یہ عرض کردوں کہ میرے نزدیک اس ایوان کا وقار سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقار کو بلند رکھنا اور اسکو برقرار رکھنا نہ صرف میرے فرائض منصبی میں شامل ہے بلکہ یہ ہمارا سب کا فرض ہے کہ اگر ہم نے اس ایوان کے وقار کو بلند کیا اور اسکے وقار کو قائم رکھا تو ہم یہ سمجھیں گے کہ ہم کامیاب ہیں اور ہماری اسمبلی بھی کامیاب ہے - اس ایوان کا وقار نہ صرف مجموعی طور پر اجتماعی طور پر بلکہ انفرادی طور پر بھی بڑھے گا - میں یہ کہونگا کہ یہ نہ صرف حزب اقتدار کی عزت ہے نہ صرف حزب اختلاف کی عزت ہے نہ صرف حکومت کی عزت ہے بلکہ یہ عوام کی بھی عزت ہے - عوام کی عزت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس ایوان کے وقار کو بلند کریں - ہمارے کردار میں اور ہمارے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کوئی ایسا فعل نہیں ہونا چاہئیے جس سے اس ایوان کا وقار مجروح ہو یا اسے کوئی ٹھیس پہنچے - میرے لئے جمہوری روایات کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے - میرے خیال میں مجھے اسکی اہمیت اس ایوان میں بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جمہوری روایات ایوان کی روح رواں ہوتی ہیں - جو روایات آج ہم قائم کرینگے آئندہ آنے والی اسمبلیاں انکی پیروکار ہوں گی - جو آج سے پہلے جمہوری روایات قائم کی گئیں آج ان پر ہم عمل پیرا ہیں - اسلئے ہم نے جمہوری روایات کو قائم

کرتا ہے جمہوری روایات کو برقرار رکھتا ہے۔ میں تو یہ کہونگا کہ جمہوری روایات کو قائم کرنا کسی ہاؤس کی میراث نہیں وہ لوگ جو اپنے آپکو جمہوریت کی ناک سمجھتے ہیں یہ انکا اپنا حق نہیں ہے بلکہ جمہوریت میں ہم بھی نئی اقدار نئی روایات پیدا کرسکتے ہیں اور یہ روایات پیدا کرنا نہ صرف ہمارے جمہوری عمل کیلئے ضروری ہے بلکہ ہمارے ہاؤس کی کامیابی کیلئے بھی بہت ضروری ہے اسلئے جمہوری روایات کو برقرار رکھا جائے اس میں ہر رکن کی خواہش اور کوشش کا دخل ہو کہ ان جمہوری اقدار کو پامال نہ کیا جائے جو سالہا سال سے مسلمہ چلی آرہی ہیں اور نئی روایات ایسی پیدا کی جائیں جن پر آئندہ آنے والی اسمبلیاں چل کر عمل پیرا ہو سکیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرا کام ایک کٹھن کام ہے ۔ اس میں دو پارٹیوں کے مختلف ارکان اسمبلی کے درمیان حق و انصاف کرنا میرا سب سے اولین فرض ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے نزدیک ہر رکن اور اس ہاؤس میں بیٹھنے والی تمام پارٹیاں ایک جیسی حیثیت رکھتی ہیں میں ان کو ایک آنکھ سے دیکھونگا ۔ میری مراد یہ ہے ان کے درمیان حق و انصاف کرونگا اس ہاؤس میں بعض اوقات غلط فہمیوں کا امکان ہوتا ہے اور یہاں بیٹھے ہوئے شیخ رفیق احمد صاحب میرے ہمنوا ہونگے اور انکو معلوم ہوگا کہ کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے فیصلہ پر غلط فہمی پیدا ہوتی ہے ۔ یقین رکھئے جہاں تک حق و انصاف کا تعلق ہوگا اور جہانتک حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان حق کرنے کا سوال پیدا ہوگا تو میں اپنی صوابدید کے مطابق عقل و فکر کے مطابق یہ کوشش کرونگا کہ حق و انصاف سے کام لیا جائے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جب تک حق و انصاف کا ساتھ نہ دیا جائے کوئی بھی سپیکر یا کوئی عہدیدار اپنے عہدے سے صحیح طور پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتا اگر وہ حق و انصاف کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا اگر وہ اپنے حق و انصاف پر ایمان نہیں رکھتا تو میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ وہ جمہوری روایات کو برقرار نہیں رکھ سکتا ۔ معزز اراکین اسمبلی کی عزت و آبرو اور ان کا وقار میرے لئے ہی نہیں بلکہ اس ہاؤس کی ۔ اس حکومت کی ۔ اس ایوان کی عزت ہے اسلئے میرا سب سے مقدم فرض یہ ہے کہ میں ارکان اسمبلی کو نہ صرف اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے بلکہ اس ہاؤس سے باہر بھی جو ان کا صحیح مقام ہے اس کے دلانے میں ممد و معاون ثابت ہو سکوں ۔ میں اس ایوان کے

اندر اور اس ایوان کے باہر آپکو یقین دلاتا ہوں کہ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر آپکی پوری پوری عزت ہوگی۔ اس اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف اور اسمبلی کی طرف سے یا جس معاملے میں بھی آپ کے وقار کا سوال آئے گا میرا ساتھ آپ کے ساتھ ہوگا۔ میرا ووٹ آپکے ساتھ ہوگا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس مرحلے پر میں ایک اور بات بھی کہنی چاہتا ہوں اور وہ میرے سابقہ تجربے کی بنا پر ہے کہ اپنے فرائض منصبی کو سر انجام دیتے ہوئے جو ارکان اسمبلی آج منتخب ہو کر اس ایوان میں پہنچے ہیں وہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ افراد کے نمائندہ ہیں اور ان پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ انہیں یہاں قانون سازی کا کام کرنا ہے۔ انہیں اپنے حلقہ نیابت کی نمائندگی کرنا ہے اور ان کی خدمت سر انجام دینا ہے۔ یہاں کی کاروائی میں حصہ لینا، یہاں پر حاضر رہنا اور یہاں پر کورم کو برقرار رکھنا آپکی ذمہ داریاں ہیں۔ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا آپ کا فرض ہے۔ آپ کے علاقے کے عوام کی، پریس کی اور ہمارے صوبے میں رہنے والے لوگوں کی نظریں آپ پر لگی ہوئی ہیں۔ آپ ایک نمائندہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلئے آپ کا فرض ہے کہ آپ اس اسمبلی کی کاروائی میں پوری پوری دلچسپی لیں۔ یہ میں اسلئے اپنے تجربے کی بنا پر کہہ رہا ہوں کہ بعض اسمبلیوں میں کورم کا سوال اٹھتا رہتا ہے، عدم توجہی کا سوال اٹھتا رہتا ہے۔ اور کاروائی اسمبلی میں حصہ نہ لینے کی شکایت ہوتی رہتی ہے۔ میں یہ توقع رکھتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ ہمارے ارکان اسمبلی کی کاروائی میں پوری پوری دلچسپی لیں گے، ہر وقت حاضر رہیں گے اور جہاں بھی ضرورت ہوگی اپنے اپنے علاقے کی پوری پوری نمائندگی کرینگے۔

اس ایوان میں بہت سے چہرے نئے ہیں، کچھ پرانے ہیں وہ سابقہ تجربے کی بنا پر منتخب ہو کر آئے ہیں، پارٹی کے ٹکٹوں پر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ عام طور تمام لوگ جو یہاں منتخب ہو کر پہنچتے ہیں ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اچھے پارلیمنٹیرین بنیں، اچھے مقرر بنیں، اچھے قانون ساز بنیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھا پارلیمنٹیرین ہونا ہمارا قومی سرمایہ ہے۔ ہمیں کوشش یہ کرنی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر مقرر اور پارلیمنٹیرین

پیدا کیے جائیں ۔ میں اس سلسلے میں جناب قائد ایوان کی توجہ بھی اس طرف مبذول کراؤنگا کہ پیپلز پارٹی بڑی بھاری اکثریت کے ساتھ کامیاب ھوکر اس ایوان میں پہنچی ہے اور ھمارے ارکان اسمبلی جو کہ حکومتی پارٹی سے تعلق رکھتے ھیں انہیں یہ موقع ملنا چاھیے کہ وہ یہاں اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرسکیں ، وہ اچھے پارلیمنٹیرین بن سکیں اور یہ صرف اس ایوان کیلئے ھی بہتر نہ ہو گا بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے بھی وہ لوگ مفید ثابت ھونگے ۔ ھم نے دیکھا کہ ھر اسمبلی میں چند پارلیمنٹیرین ایسے پیدا ھوتے ھیں جن کا نام آنے والے وقتوں میں بھی یاد کیا جاتا ہے ۔ اسلئے ھمارا فرض ہے کہ ھم پوری محنت سے اور پوری لگن سے اس کارروائی میں حصہ لیکر اچھے پارلمنٹیرین بننے کی کوشش کریں کیونکہ یہ ایک قومی سرمایہ ہے اور اس کے بغیر اس ایوان کا وقار اور معیار بلند کرنا ناممکن ھو جاتا ہے ۔ میں کوشش یہ کرونگا کہ میری طرف سے کسی رکن اسمبلی کو ، اسکے جذبات کو ، اسکے احساسات کو کسی لحاظ سے بھی ایوان کے اندر یا ایوان سے باھر کوئی ٹھیس نہ پہنچے لیکن پھر بھی بعض فیصلے انسانی فیصلے ھوتے ھیں جو مکمل نہیں ھوتے ۔ اسلئے اگر ان سے آپکو کوئی غلط فہمی پیدا ھو تو میں یہ عرض کرونگا کہ آپ کو موقع ضرور دیا جائیگا تاکہ آپ اسکی وضاحت مجھ سے ضرور کروا لیں تاکہ بلا وجہ کوئی شکوک و شبہات پیدا نہ ھوں ۔

اس موقع پر میں پریس کو خطاب کرتے ھوئے یہ عرض کرونگا کہ اس اسمبلی میں پریس کے نمائندے تشریف لاتے ھیں اور ان کیلئے الگ پریس گیلری کا انتظام ہے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ اسمبلی کی کارروائی اور پریس کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور پریس کے تعاون کے بغیر اس اسمبلی کی کارروائی ھمارے رائے دھندگان تک نہیں پہنچ سکتی ۔ ان کے بغیر ھماری کارکردگی کو پوری آرائش نہیں مل سکتی ۔ جسطرح سے وہ آپ کی تقریریں رپورٹ کرینگے وہ انہی کا حصہ ہے ، یہ انہی کا کام ہے ۔ میں ان کا تعاون چاھتا ھوں ۔ میں چاھتا ھوں کہ ھر موقع پر ، ھر وقت مجھے اس ایوان کی کارروائی کے متعلق ان کا تعاون حاصل رہے ۔ مجھے امید ہے کہ ھمارا پریس جو ایک نہایت ھی محب وطن پریس ہے وہ ھمارے اس فریضہ کی ادائیگی میں ھمارے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا اور اس اسمبلی کی کارروائی اور ھماری دیگر کارکردگی کو عوام

تک پہنچانے میں ہمارے لیئے ممدو معاون ثابت ہوگا ۔ میں اپنے طور پر اور اس ایوان کی جانب سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا پورا پورا تعاون پریس کے ساتھ رہیگا ۔

اسمبلی سیکرٹریٹ کے عملے کے متعلق بولی میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ مجھے علم ہے کہ انہیں شب و روز کس قدر کام کرنا پڑتا ہے ، وہ اجلاس کے دوران کسقدر مصروف ہوتے ہیں ، یہ انہی کا حصہ ہے ۔ اسمبلی سکرٹریٹ کا عملہ نہایت جانفشانی اور محنت سے کام کرتا ہے ، مجھے اس کا احساس ہے ۔ میں اپنے اس سکرٹریٹ کے تمام عملے کو ، سیکرٹری سے لیکر ایک چپڑاسی تک ، یہ یقین دلاتا ہوں کہ ان کے جائز حقوق کی حفاظت کی جائیگی اور ان کی ہر طرح سے امداد کی جائیگی اور انہیں میری طرف سے مکمل تعاون حاصل ہوگا ۔ میں یہ کوشش کرونگا کہ انہیں جو مراعات بھی مل سکتی ہوں اور ان کے جو بھی جائز مطالبات ہوں ان میں میرا تعاون ان کے ساتھ ہوگا اور میں انہیں اپنے پورے تعاون کا یقین دلاتا ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

معزز اراکین ! میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کرنی چاہتا ۔ انشاءاللہ یہ سلسلہ جاری رہیگا لیکن میں آخر میں یہ عرض کر دوں کہ میں آپ سب صاحبان کا بے حد شکرگذار ہوں اور یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اچھی روایات تاریخ کے چہرے پر مستقل نشان چھوڑ جاتی ہیں اچھے کام ، اچھی کارکردگی تاریخ کو بنا جاتی ہے ۔ اسلیے ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ ہم اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ، اس صوبے کے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے ، پوری کوشش ، پوری لگن اور پوری دلجوئی سے ، اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیتے ہوئے کوشش کرینگے کہ ہم عوام کی خدمت کر سکیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو ۔ آمین ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر ڈپٹی سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کا انتخاب

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کیلئے وقت مقررہ یعنی 9 اپریل 1977ء دس بجے رات تک سات کاغذات نامزدگی داخل ہوئے جو سبھی ایک ہی امیدوار کے حق میں تھے ۔ یہ تمام کاغذات نامزدگی پڑتال پر درست پائے گئے ۔ کوئی دست برداری عمل میں نہیں آئی لہذا جناب شمیم احمد خان ، رکن صوبائی اسمبلی پنجاب بلا مقابلہ یعنی متفقہ طور پر ڈپٹی سپیکر منتخب قرار دیے جاتے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب شمیم احمد خان سے درخواست ہے کہ وہ آکر حلف اٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر مسٹر شمیم احمد خان نے بحیثیت ڈپٹی سپیکر۔ صوبائی اسمبلی پنجاب حلف اٹھایا)۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر کی خدمت میں ھدیہ تہنیت

مسٹر سپیکر ۔ ڈپٹی سپیکر صاحب کے ریفرنسز اب شروع ہوں گے ۔ جناب قائد ایوان ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر صادق حسین قریشی)۔ جناب سپیکر صاحب ! میں اپنے دوست شمیم احمد خان کو پہلی مرتبہ نہیں بلکہ دوسری مرتبہ بھی ڈپٹی سپیکر بننے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

یہ ہمارے نوجوان ڈپٹی سپیکر تجربہ کار ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس دفعہ پھر انہیں موقع ملا ہے تو ان کا تجربہ اور بھی زیادہ وافر ہوگا اور ان کے تجربے سے ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ سردار زادہ ظفر عباس ۔

سردار زادہ ظفر عباس (جھنگ 3) ۔ جناب سپیکر ، قائد ایوان ، معزز اراکین ! مجھے جناب شمیم احمد خان کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے ۔ وہ ایسے خوش قسمت انسان ہیں کہ پچھلے سالوں میں بھی اس ایوان کے ڈپٹی سپیکر رہے اور اب

بھی ۔ میں حزب اختلاف کی طرف سے انہیں اپنے پورے تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور انشاء اللہ ہم پورا تعاون کریں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ رفیق احمد شیخ ۔

مسٹر رفیق احمد شیخ (لاہور ۔ 12) جناب سپیکر ! میں ڈپٹی سپیکر جناب شمیم احمد خان صاحب کو باتفاق رائے منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ہم نے پچھلے پانچ سال ایک دوسرے کے ساتھ کام کیا اور یہ بات کہنے میں مجھے کوئی باک نہیں کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریاں انتہائی محنت ، خلوص اور اصولوں کی بنا پر ادا کی ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے ساتھ بھی ان کا تعاون اسی طرح قائم رہے گا جس طرح پانچ سال تک مجھے ان کا تعاون حاصل رہا اور جب کبھی بھی وہ اپنے فرائض منصبی ادا کریں گے ، یقینی طور پر اس ایوان کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ میں اس موقع پر ایوان کے ساتھ ہمنوا ہوں اور جناب شمیم احمد خان صاحب کو ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو انہوں نے دوسری مرتبہ حاصل کیا ہے یہ یقیناً بہت بڑی بات ہے ۔ ایک دفعہ اپنے عہدے سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہونے کے بعد ہی دوسری دفعہ یہ اعزاز حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ انہی کا حصہ ہے کہ انہوں نے انتہائی محنت سے ، انتہائی جانفشانی سے جناب رفیق احمد شیخ صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ چل کر اس ہاؤس کی کارروائی کو انجام دینے میں ان کی مدد فرمائی ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ آج مبارکباد کے مستحق ہیں ، اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ایوان کی انتہائی اعلیٰ طور پر خدمت کرتے رہیں گے ۔ جناب شمیم احمد خان صاحب ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر ڈپٹی سپیکر (مسٹر شمیم احمد خان) ۔ میں معزز اراکین اسمبلی کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے بغیر کسی اختلاف کے منتخب کیا ہے اور میں آپ کی وساطت سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جس اعتماد

کا انہوں نے اظہار کیا ھے ، میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر پورا اترنے کی کوشش کرونگا ۔ میں اس موقع پر جناب قائد ایوان کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے میری سابقہ خدمات کو سراھا ھے ۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مرتبہ میری انتہائی کوشش ہوگی کہ میں ان توقعات پر پورا اتروں ، جن کا اظہار قائد ایوان نے اپنی تقریر میں کیا ھے ۔ میں آپ کی وساطت سے اراکین اسمبلی کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میری پوری کوشش ہوگی کہ میں اس ایوان کی ، بحیثیت ایک انسٹی ٹیوشن کے ، بحیثیت ایک ادارے کے ترقی اور استحکام کے لیئے کوشش کرونگا ۔ میں بھی آپ کے ساتھ پوری طرح سے ہم نوا ہوں کہ ایوان کے وقار ایوان کے استحکام ، ایوان کے حقوق کا تحفظ اسی صورت میں ہوسکتا ھے جب تک اراکین کا وقار ، اراکین کے حقوق کا تحفظ مکمل نہ ہو ۔ اراکین کے حقوق کے بغیر اراکین کے وقار کے بغیر ، ایوان کے وقار اور ایوان کے حقوق کا تصور کرنا مشکل ھے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ میری کوشش ہوگی کہ میں پنجاب اسمبلی اور اس ادارے کی بحیثیت ایک انسٹی ٹیوشن کے ترقی کی پوری کوشش کروں ۔

آخر میں میں جناب شیخ رفیق احمد صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاھتا ہوں جن کے ساتھ میں نے پانچ برس کام کیا ۔ شیخ رفیق احمد صاحب کی ذات گوناگوں خوبیوں کی حامل ھے ۔ وہ نہ صرف ایک کامیاب سپیکر تھے ، بلکہ میرے ایک کامیاب رفیق بھی رہے ۔ ان کا اور میرا رشتہ اسمبلی سے پہلے بھی تھا ۔ میرا اور ان کا تعلق اسمبلی میں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے عہدے سنبھالنے سے پہلے بھی موجود تھا جب وہ میرے وکیل تھے اور اس زمانے سے لے کر آج تک میں نے محسوس کیا ھے کہ شیخ رفیق احمد صاحب میرے لیے ایک اچھے دوست ، ایک اچھے ساتھی اور ایک اچھے بزرگ بھی ثابت ہوئے اور انہوں نے پانچ برس میں میرے ساتھ جو بزرگانہ اور بڑے بھائی کا سلوک کیا اس کے لیئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

جناب سپیکر ! اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے میرے لیے اپنی نیک خواھشات اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں آپ اپنی ان کوششوں میں ، جن کا اظہار آپ نے اپنی تقریر میں کیا ، ایوان کی سر بلندی کا ، ایوان کے وقار کا اور اراکین کے حقوق کے تحفظ کا اور پریس کے ساتھ خوشگوار روابط کا ، میری کوشش

ہوگی کہ انشاءاللہ تعالیٰ میں آپ کی ان تمام کوششوں میں اور اس عزم میں ، جسکا آپ نے اظہار کیا ہے ۔ آپ کے ساتھ تعاون کرسکوں ۔ مہربانی

وزیر اعلیٰ پنجاب کا انتخاب

سیکرٹری اسمبلی ۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب کے لیئے وقت مقررہ ، یعنی 9 اپریل 1977ء دس بجے رات تک اٹھارہ کاغذات نامزدگی داخل ہوئے جو سبھی ایک ہی امیدوار کے حق میں تھے ۔ یہ تمام کاغذات نامزدگی پڑتال پر درست پائے گئے ۔ کوئی دست برداری عمل میں نہیں آئی لہذا نواب صادق حسین قریشی ، رکن صوبائی اسمبلی پنجاب ، کے مقابلے میں کوئی امیدوار نہیں ۔ تاہم آئینی تقاضے کو پورا کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب کے سلسلے میں ابھی رائے شماری بھی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ معزز اراکین اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے رہیں ۔ اسمبلی کا عملہ آپ کے پاس ڈویژن لسٹ اور فہرست لائے گا ۔ فہرست پر ارکان دستخط فرمائے جائیں جو یہ ظاہر کرے کہ ان کا ووٹ نواب صادق حسین قریشی کے حق میں ہے ۔ اگر کوئی ووٹ نہ دینا چاہتے ہوں یا خلاف ووٹ دینا چاہتے ہوں تو وہ سیکرٹری اسمبلی کے پاس آ کر اندراج کرا سکتے ہیں ۔ یہ طریق کار میں نے واضح کر دیا ہے ۔ اب رائے شماری ہوگی ۔

(وقفہ برائے رائے شماری)

سیکرٹری اسمبلی ۔ ارکان اسمبلی کی کل تعداد 257 ہے ان میں سے جھنگ کے ایک رکن کا انتخاب باقی ہے ۔ رانا پھول محمد خان صاحب حادثہ میں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں ہیں ۔ سات ارکان عدم موجودگی کی وجہ سے ووٹ استعمال نہیں کر سکے ۔ جناب سپیکر کا کاسٹنگ ووٹ ہوتا ہے ۔ جمہوری روایات کے مطابق وہ اپنا ووٹ صرف اس صورت میں استعمال کرتے ہیں جب دو امیدواروں کے ووٹوں کی تعداد یکساں ہو ۔ لہذا جمہوری روایات کے پیش نظر جناب سپیکر نے ووٹ نہیں ڈالا ۔ اسطرح جمہوری روایات کے پیش نظر نواب صادق قریشی صاحب نے اپنا ووٹ اپنے حق میں استعمال نہیں کیا ۔ ایوان ھذا میں آٹھ معزز ارکان آزاد ہیں انہوں نے ووٹ استعمال نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد 257 ہے 238 ارکان نے نواب صادق حسین قریشی صاحب کے حق میں ووٹ ڈالے ہیں لہذا صادق حسین صاحب رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کو وزیر اعلیٰ پنجاب قرار دیا جاتا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

,,ہاں،، والے

(1) مسٹر عبدالغفار خان
(2) مسٹر عبدالحفیظ کاردار
(3) میجر عبدالحمید خان کیانی
(4) ڈاکٹر عبدالخالق
(5) مسٹر عبدالماجد انور
(6) ملک عبدالقیوم
(7) میاں عبدالرؤف
(8) سید عبد اللہ شاہ
(9) مسٹر عبدالستار خان نیازی
(10) مسٹر عابد حسین بھٹی
(11) رائے احمد حیات
(12) سید احمد نواز گردیزی
(13) کیپٹن احمد نواز خان شہانی
(14) مسٹر احمد سعید
(15) مسٹر احمد سعید اعوان
(16) مسٹر اعتزاز احسن
(17) مہر اختر عباس بوروانہ
(18) راؤ اختر علی خان
(19) حافظ علی اسد اللہ
(20) مسٹر علی اصغر کیانی
(21) چودھری علی محمد خادم
(22) مسٹر علی رضا شاہ
(23) ملک اللہ یار خان لنگڑیال
(24) ملک الطاف علی کھوکھر
(25) مسٹر امان اللہ
(26) خان امان اللہ خان شہانی
(27) خان امیر عبداللہ خان نیازی
(28) مسٹر عامر خاکوانی
(29) چودھری انوار الحق
(30) مسٹر عارف حسین
(31) سردار اسد علی خان
(32) شیخ اشفاق احمد
(33) مسٹر عاشق حسین
(34) خواجہ عسکری حسن
(35) سردار عظمت حیات خان
(36) چودھری بدر الدین
(37) مسٹر برکت علی غیور
(38) ملک بشیر احمد کامریڈ
(39) مسٹر بشیر الدین سالار
(40) شیخ باسط جہانگیر
(41) ملک دوست محمد خان اعوان
(42) سردار دوست محمد خان بزدار
(43) میاں فیض احمد جوئیہ
(44) سید فیض مصطفیٰ گیلانی
(45) حکیم فقیر محمد چشتی
(46) مرزا فضل حق
(47) ملک فضل حسین
(48) چودھری غلام احمد
(49) خان غلام احمد خان وردیگ
(50) مسٹر غلام اصغر دستی
(51) میاں غلام فرید چشتی
(52) مسٹر غلام فرید کاٹھیا
(53) ملک غلام جعفر
(54) راجہ غلام کبریا خان
(55) میاں غلام محمد احمد خان مانیکا
(56) ملک غلام نبی
(57) ملک غلام قادر
(58) ملک حاکمین خان
(59) مسٹر حامد کمال ڈاہر
(60) چودھری حمید اللہ خان

(61) سید حسن عسکری — (62) چودھری عید محمد

(63) سید افتخار علی بخاری — (64) رانا افتخار حسین

(65) سید افتخار حسین شاہ — (66) شیخ احسان الحق پراچہ

(67) رانا اکرام ربانی — (68) راجہ امتیاز احمد

(69) چودھری عنایت رسول سندھو — (70) رانا اقبال احمد خان

(71) سید ارشاد حسین شاہ — (72) مسٹر ارشاد محمد خان

(73) سید اشتیاق حسین بخاری — (74) چودھری جمیل حسن خان منج

(75) راجہ کرنل جمیل اللہ خان — (76) مسٹر جاوید احمد خان

(77) میاں جاوید ممتاز دولتانہ — (78) ڈاکٹر سید جواد حسین رضوی

(79) مخدوم زادہ حافظ سید کاظم اللہ شاہ — (80) سید کوثر علی شاہ

(81) مسٹر خالد الطاف لطیفی — (82) مسٹر خالد امیر خان

(83) ملک خالد مظاہر — (84) ملک خان بیگ

(85) سید خضر حیات شاہ — (86) مسٹر خورشید عالم چیمہ

(87) میاں خورشید انور — (88) چودھری محمود احمد گورایا

(89) میاں محمود الحسن ڈار — (90) مسٹر منصور ملک

(91) مسٹر منظور احمد رانجھا — (92) میاں منظور احمد موہل

(93) سردار منظور احمد خان — (94) ڈاکٹر شیخ منظور حسین

(95) چودھری منظور الٰہی — (96) سید مقبول حسین شاہ

(97) سردار مقصود احمد خان — (98) راؤ مراتب علی خان

(99) سید مسعود زاہدی — (100) مسٹر مولا بخش

(101) سردار مظہر علی خان — (102) چودھری مہدی خان

(103) سید مہتاب احمد شاہ — (104) ملک میاں سلطان

(105) مسٹر محمد افضل — (106) چودھری محمد افضل

(107) حاجی ملک محمد افضل — (108) میاں محمد افضل حیات

(109) راؤ محمد افضل خان — (110) مرزا محمد اکرم بیگ

(111) ڈاکٹر محمد اکرم — (112) بریگیڈیر محمد اکرم خان

(113) رانے محمد عالم خان — (114) چودھری محمد انور خان ناوو

(115) ملک محمد انور خان — (116) مسٹر محمد عارف چدھڑ

(117) سردار محمد عاشق — (118) سردار محمد اشرف خان

(119) چودھری محمد اسلم خان — (120) ملک محمد اسلم

(121) کرنل محمد اسلم نیازی — (122) میاں محمد اسلم چیلا سیال

(123) رانا محمد اسلم خان — (124) رانے محمد اسلم خان کھرل

(125) خواجہ محمد اسلم نون (126) ملک محمد اعظم ملک
(127) رانا محمد اظہر خان (128) حاجی محمد ابوم محمد بخش
(129) مسٹر ایم ڈی چودھری (130) مسٹر محمد حنیف خان
(131) مسٹر محمد حنیف فارو (132) الحاج چودھری محمد حیات
(133) چودھری محمد حسین راندھاوا (134) چودھری محمد اقبال گوجر
(135) قاضی محمد اسلم جاوید (136) مسٹر محمد جعفر ہاشمی
(137) ملک محمد حنیف اعوان (138) چودھری محمد کریم بھٹی
(139) مسٹر محمد خالد ملک (140) چودھری محمد خان
(141) چودھری محمد لطیف وینس ملوا (142) ملک محمد مقصود
(143) ملک محمد ممتاز خان (144) مسٹر محمد نعیم کھوکر
(145) شیخ محمد فیض الدین فاروقی (146) مسٹر محمد نواز
(147) چودھری محمد نواز چیمہ (148) مسٹر محمد رفیع
(149) میاں محمد ریاض (150) شیخ محمد صادق
(151) مسٹر محمد سعید سندھو (152) حاجی محمد سیف اللہ خان
(153) سردار محمد سرفراز خان (154) حاجی محمد شفیق خان
(155) مسٹر محمد شریف نذر جویا (155) مہر محمد سلیمان تھہنڈ
(157) چودھری محمد یعقوب علی مان (158) حاجی محمد یار خان لاشاری
(159) ملک محمد یار (160) کنور محمد یاسین خان
(161) چودھری محمد زمان (162) ملک مختار احمد اعوان
(163) چودھری مختار احمد بھٹی (164) ملک منظور مہدی
(165) میاں مشتاق احمد قریشی (66) میاں مشتاق حسین ڈوگر
(167) میاں مصطفیٰ ظفر قریشی (168) میاں ناصر علی خان بلوچ
(169) سردار نصر اللہ خان دریشک (170) چودھری نواب خان تاڑر
(171) سردار نوازش علی پاشا (172) سردار نوازش علی خان قلندرانی
(173) حاجی مولوی نذر حسین (174) مسٹر نذیر احمد
(175) مسٹر نذیر احمد (176) چودھری نذیر احمد
(177) چودھری نور احمد (178) الحاج قمر الزمان شاہ
(179) مسٹر قیوم نظامی (180) مسٹر رفیق احمد شیخ

(181) چودھری رشید احمد	(182) میاں رحمت خان بھلی
(183) چودھری ریاض احمد وڑائچ	(184) مسٹر ریاض حسین قریشی
(185) سردار صغیر احمد	(186) ملک سیف اللہ خان
(187) رائے سخاوت علی خان	(188) ملک سلیم اقبال
(189) سید ثاقب حسین شاہ	(190) ڈاکٹر سردار احمد
(191) میاں سردار احمد اویسی	(192) ملک سرفراز احمد اعوان
(193) رئیس شبیر احمد خان	(194) مسٹر شبیر احمد خان
(195) ملک شہباز خان	(196) ملک شاہ دین
(197) ملک شاہ محمد خان جوئیہ	(198) ملک شاہ محمد محسن
(199) مسٹر شمیم احمد خان	(200) مخدوم شمس الدین
(201) مسٹر شوکت حسین خان مزاری	(202) رانا شوکت محمود
(203) مسٹر شبیر محمد بھٹی	(204) میاں شجاعت حسین
(205) راجہ سکندر خان	(206) سردار سکندر حیات خان میکن
(207) مسٹر تاج محمد بھٹی	(208) خان تاج محمد خان
(209) ملک تاج محمد اعوان	(210) چودھری طارق اقبال جاوید
(211) ملک طارق مسلم	(212) مسٹر طارق وحید بٹ
(213) مسٹر توکل اللہ	(214) میاں عمر علی
(215) چودھری عمر دراز خان	(216) رانا عمر دراز خان
(217) مسٹر عمر حیات سیال	(218) ملک ظفر علی
(219) سردار ظفر علی خان	(220) مسٹر ذوالفقار علی خان
(221) سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ	(222) محترمہ ناصرہ کھوکھر
(223) محترمہ زاہدہ عبداللہ	(224) محترمہ نور جہاں توفیق
(225) محترمہ طاہرہ یاسمین امان اللہ	(226) بیگم زکیہ شاہنواز
(227) بیگم ریحانہ سرور	(228) محترمہ صغیرہ اسلام
(229) بیگم ظہور اکرم حیات ملک	(230) محترمہ ممتاز اعجاز گھلو
(231) محترمہ رفیقہ سلطان امین	(232) محترمہ ارشاد گل مجاہد
(233) بیگم سیدہ رضیہ منور حسین	(234) مسٹر ایم - پال چودھری
(235) مسٹر سی ایوب خان	(236) مسٹر ای - ڈنشا
(237) مسٹر سمسن منوہا	(238) سیٹھ سورتا رام

وزیر اعلیٰ پنجاب کی خدمت میں ھدیہ تہنیت

مسٹر سپیکر ۔ جناب قائد ایوان ! میں آپ کے وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر اپنی جانب سے اور اس ایوان کے تمام ارکان کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ فی الحقیقت بہت بڑا اعزاز ہے جو آپ کو اس صوبے کے نمائندگان نے بخشا ہے۔ یہ فی الحقیقت افضل ربی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس اعزاز کے ساتھ بہت بڑی ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے کیونکہ آپ اس ایوان کے قائد بھی ہیں اور اس صوبے کے وزیر اعلیٰ بھی منتخب ہوئے ہیں ۔ آپ اس صوبے کے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں جو پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ پنجاب پاکستان کا دل ہے اور اس کی اہمیت بار بار دھرانے کی ضرورت نہیں لہذا آپ کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہوا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور مجھے یہ امید ہے کہ آپ اپنے سابقہ تجربے کی بنیاد پر یقیناً کامیاب وزیراعلیٰ ثابت ہوں گے۔ آپ کے ساتھ مجھے کام کرنے کا پہلے بھی موقع ملا ۔ ویسٹ پاکستان کی اسمبلی میں آپ ایک رکن کی حیثیت سے موجود تھے اس کے بعد مختلف حیثیتوں میں ایڈوائزر ہو کر۔ وزیر ہو کر ۔ اور وزیر اعلیٰ رہ کر آپ نے عوام کی خدمت انجام دی ۔ آج اس کا یہ صلہ ہے کہ دوبارہ پنجاب کے آپ وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

آپ کی شرافت ۔ آپ کا اخلاق ۔ ہم سب ہی نہیں جانتے بلکہ یہ تمام صوبے میں مسلمہ امر ہے اور آپ کو سیاست ورثہ میں ملی ہے ۔ ہم آپ کی خوبیوں سے واقف ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی قیادت میں اس صوبے کے عوام کو خوشحالی ، امن اور سکون نصیب ہوگا ۔ میں اراکین اسمبلی کی طرف سے یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ جو وزراء مقرر کریں گے وہ آپ کے قریب ہونگے اور اراکین اسمبلی کیساتھ قائد ایوان کی حیثیت سے آپ کا رابطہ گہرا ہوگا لیکن رکن اسمبلی کی حیثیت سے اور وزیر اعلیٰ پنجاب ہونے کی حیثیت سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی تکالیف اور ان کے مسائل کی آپ پوری طرح نگہداشت کریں گے اور توجہ دیں گے ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

میں آپ کو ایک اچھا منتظم سمجھتا ہوں ۔ آپ میں وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں جو ایک قائد ایوان اور منتخب وزیر اعلیٰ میں ہونی چاہئیں اور میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ ان جمہوری روایات کو جو اس ہاؤس میں پیشتر ازیں رہی ہیں اور جو آئندہ ہوں بہتر روایات ہونگی ان کو برقرار رکھنے میں راہنمائی کریں گے ۔ اور آپ کی راہنمائی اور آپ کی قیادت میں عوام نہ صرف خوشحال ہونگے بلکہ اور زیادہ ترقی کریں گے اور ترقی کی شاہراہیں کھل جائیں گی۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی نصیب کرے اور آپ کو اس صوبے کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا موقع عطا فرمائے ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق)

ڈاکٹر عبدالخالق (راولپنڈی 3) ۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

جناب سپیکر ۔ میں جناب کی وساطت سے جناب نواب صادق حسین قریشی صاحب کی خدمت میں اس ایوان کا بلا مقابلہ قائد ایوان منتخب ہونے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ محترم نواب صادق حسین قریشی صاحب جو اس معزز ایوان کے قائد منتخب ہوئے ہیں یہ معزز ایوان آج عوامی دور میں دوبارہ تشکیل ہوا ہے ۔ سلطانی جمہور کا یہ دوسرا دور ہے اور اس موقع پر یہ بات کہنی چاہتا ہوں کہ اس کا سہرا تمام تر قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کے سر ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ جسطرح سے ماضی میں جناب قائد ایوان نے پنجاب میں کامیابی کیساتھ حکومت کی ہے اور معزز ایوان میں کامیابی سے قیادت کی ہے اسی طرح سے مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں بھی وہ ہماری کامیاب قیادت کریں گے۔ جناب والا قائد ایوان اور حکومت کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے ان پر سب سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے خاص کر اس وجہ سے کہ ہمارا ملک ایک پسماندہ ملک ہے اور اسکی اکثریت غریب عوام کی اکثریت ہے اور یہ غریب عوام محرومیوں کا شکار ہیں اور ان غریب عوام نے اپنے دکھوں کے علاج کے لئے 1970ء میں جناب قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کے منشور کو ووٹ دیا اور اسے کامیاب بنایا اور پھر 1977ء میں اس بات کا اعادہ کیا جب انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور کی

اور جناب قائد عوام کی بھر پور تائید کی ۔ جناب والا ! میں یہ ذکر اسلئے کر رہا ہوں کیونکہ مجھے علم ہے کہ ہمارے صوبے میں کتنے مسائل ہیں اور عوام کو ہم سے کتنی زیادہ توقعات ہیں ۔ اور جب میں عوام کہتا ہوں تو میری مراد ان کچی آبادیوں کے مکینوں سے ہے ان جھونپڑوں میں رہنے والوں سے ہے، ان کھوکھوں اور ریڑھی والوں سے ہے ان تھڑے پر بیٹھنے والے دکانداروں سے ہے ان غریب عوام سے ہے جنہوں نے بڑھ چڑھ کر ہمارے لیے انتخابات میں حصہ لیا اور جنہوں نے اس پارٹی کیلئے سالہا سال اور جانی قربانیاں دیں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ تو ان عوام کو ہم سے بہت زیادہ توقعات ہیں دوسری طرف مجھے اس صوبے کے وسائل کا بھی علم ہے ۔ اسلئے جناب قائد ایوان کیلئے یہ کام اور بھی زیادہ مشکل ہے کیونکہ مسائل بہت زیادہ ہیں اور وسائل بہت کم ہیں اور لا محدود مسائل کا حل محدود وسائل سے کرنا ہی بہت بڑی دانشمندی اور قیادت کا ثبوت ہوتا ہے ۔ جب چیزیں وافر مقدار میں موجود ہوں، جب خوشحالی ہو، جب کسی چیز کی کمی نہ ہو تو ملک کو چلا لینا اور صوبے کو چلا لینا کوئی مشکل کام نہیں لیکن جب کٹھن حالات ہوں تو پھر قیادت کی آزمائش ہوتی ہے جیسے کہ حافظ شیرازی نے کہا ۔

الا یا ایها الساقی ادرکاسا و ناولها
عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکل ها

تو مجھے علم ہے کہ یہ بات شروع میں آسان معلوم ہوتی ہے لیکن جوں جوں وقت گزرتا ہے اور جوں جوں مسائل بڑھتے ہیں تب ان مشکلات کا احساس ہوتا ہے ۔ ان مشکلات میں ملک کی قیادت کرنا ہی انسان کی صلاحیتوں کا ثبوت ہوتا ہے اور ہماری اور جناب صادق حسین قریشی کی یہ خوش نصیبی ہے اور پیپلز پارٹی کے تمام کارکنوں کیلئے بھی یہ خوش نصیبی ہے کہ ہمارا ایک ایسا قائد اس ملک میں موجود ہے جس کے بارے میں جیسے حافظ شیرازی نے کہا تھا کہ ۔

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود ز راہ و رسم منزل ها

تو ہمارے قائد عوام اور ہمارے سالک راہ و رسم منزل خوب جانتے ہیں اور سیاست خوب جانتے ہیں، فہم و فراست اور تدبر خوب رکھتے ہیں یہ تیرے لیئے اور جناب قائد ایوان کے لیئے سب سے بڑی راہنمائی کا منبع

ہیں ، سب سے بڑی کامیابی کی دلیل ہیں سب سے بڑی کامیابی کا ثبوت ہیں اور اسی لیے مجھے یہ بڑی واثق اور یقین کامل ہے کہ قائد ایوان اس صوبے کو ایک کامیاب قیادت فراہم کرینگے کیونکہ انہیں اور ہمیں اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو جناب قائد عوام کی مخلصانہ ، مدبرانہ اور فہم و فراست سے بھرپور قیادت اس ملک میں نصیب ہے۔ لیکن جناب والا ۔ جب ہم ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارا منشور مساوات محمدی پر مبنی اور جب ہم مساوات محمدی کی بات کرتے ہیں تو قرآن حکیم خود سند ہے کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ ۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا اور قرآن حکیم سے ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اکرم سیدنا محمد اشرف الانبیا ، خاتم النبیین کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا اور اسکو عملی طور پر نافذ کرنا ہی مساوات محمدی ہے ۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا منشور جو زمین کو تمام مخلوق کیلئے روزی پیدا کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہتا ہے جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے کہا : والارض و ضعھا للانام۔ کہ زمین مخلوق کیلئے پیدا کی گئی تاکہ مخلوق کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدے ہوں نہ کہ اس پر اجارہ داری قائم کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ : لیس للانسان الا ما سعی ۔ اور علامہ اقبال رحمت اللہ علیہ نے بھی اسکی ترجمانی کی کہ ۔

حکم حق ہے لیس للانسان الا ما سعیٰ

کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار

تو یہ بھی ہمارا منشور ہے ۔ تو جب ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اور قرآن حکیم کے ارشادات ، ہدایات اور احکام کے مطابق غریبوں کو ، مزدوروں کو ، کسانوں کو اور استحصال زدہ لوگوں کو ، رسول اکرم سیدنا محمد کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے ، نجات دلانا چاہتے ہیں جیسے کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا ۔ یضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم کہ وہ استحصال کے بوجھ سے ، غلامی کی زنجیروں سے اور سلاسل اور قیود سے ، جن میں انسان جکڑے ہوئے ہیں ، ان سے حضرت محمد انسانیت کو نجات دلائینگے ۔ تو میں یہ تفصیل اسلئے بتا رہا ہوں کہ مجھے یہ یقین کامل ہے اور میں یہ بات پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہمارا منشور جو مساوات محمدی پر مبنی ہے وہ قرآن حکیم کی ہدایات، احکامات اور ارشادات پر بھی مبنی ہے۔ لیکن دوسری

طرف کچھ لوگ جو اسمبلی میں اپنے سیاسی مقاصد اور سیاست سے میری مراد یہ ہے کہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے اور اپنی ہوس پرستی کیلئے وہ لوگ چاہتے کہ اس ملک کے وزیر اعظم کو غیر جمہوری طریقوں سے بدل دیں ، اس ملک میں جو آئینی انتخابات ہوئے ہیں ان کے نتائج کو قبول نہ کریں اور جو لوگ قرآن حکیم کے ارشادات کے منافی امرھم شوریٰ بینھم میں حصہ لینے سے انکار کر رہے ہیں ، خواہ کوئی شخص اپنی زبانی جو بات مرضی ہو کہے لیکن اس کا یہ عمل قرآن حکیم کے خلاف ہے اسلئے میں نہیں مان سکتا کہ ان کا موقف قرآن حکیم کے مطابق ہے - لیکن اس وقت عملی طور پر جو تصویر نظر آرہی ہے اور جس پر میں نے ، وزیر اعلیٰ کو مبارک باد کہتے ہوئے جان بوجھ کر یہ بات کی ہے - عملی طور پر جو تصویر ہمارے سامنے ہے ، وہی ہے جس کو قرآن حکیم ان الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ کل حزب بما لدیھم فرحون - یعنی ہر حزب ، ہر پارٹی جو بھی اس کا موقف ہے وہ اس پر خوش ہے اور کہتی ہے کہ وہ ٹھیک ہے - ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا منشور قرآن حکیم پر مبنی ہے ، ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم حضور اکرم سیدنا حضرت محمد کے اسوہ حسنہ پر چل رہے ہیں اور ان کے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے غریبوں کو ، مسکینوں کو ، فقیروں کو محروموں کو اس استحصال سے نجات دلائینگے اور تمام انسانوں کو برابری دینگے اور اس کے لئے ہم پچھلے پانچ سالوں میں عملی اقدامات بھی کرچکے ہیں اور ہم مزید بھی کرینگے- دوسری حزب بھی قرآن حکیم کی میں ذل کر نکلی ہے - تو اب اس کا فیصلہ کون کریگا ، اب اس پر کون آخری فیصلہ دے گا اس پر کس طرح سے آخری فیصلہ ہوگا کہ کونسی حزب ٹھیک ہے ، ہم ٹھیک کہتے ہیں یا دوسرے ٹھیک کہتے ہیں - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے بڑا واضح قانون دیا ہے اور آپ کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین اٹل ہوتے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی - اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ - وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض - اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو میرے ضابطہ حیات پر ، قرآن حکیم پر ایمان لائے اور اس کو عملی طور پر نافذ کیا ، اس کا معاشی نظام نافذ کیا اس کا معاشرتی نظام نافذ کیا ، جو کہ سب سے بڑی بنیاد ہے اس کا تعزیراتی نظام نافذ کرنے کے لیے - بہت سے لوگ اس ملک میں ایک خاص تعزیراتی نظام کے نفاذ کی بات کرتے رہتے ہیں - لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ سیدنا عمر ابن خطاب رضوان اللہ علیھم نے اس وقت تک اس شخص کے ہاتھ کاٹنے

سے انکار کر دیا تھا جس نے قحط کے زمانے میں آٹا چرایا تھا اور یہ کہا تھا کہ جب تک آپ کو آٹا فراہم نہیں کر سکتا ، آپ کو بنیادی ضروریات فراہم نہیں کر سکتا ، اس وقت تک حد نہیں لگاؤں گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔ تو یہ بات اس لیے چھوڑی ہے کہ اس ملک میں قرآن حکیم کا معاشی نظام سب سے پہلے نافذ کیا جائے گا ، مساوات محمدی ، پہلے نافذ کی جائے گی ، لوگوں کو کھانے پینے کے لئے دیا جائے گا لوگوں کو ان کی ضروریات دی جائیں گی اور پھر اس کے بعد ان پر حد اور تعزیر لگائی جائیگی ۔ اس لیئے یہ ضروری ہے کہ وہ معاشی اور معاشرتی اصلاحات جو ملک میں قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نافذ کرنا چاہتے ہیں ان کا عمل جاری رہے اور عمل میں کوئی رکاوٹ نہ ہو کیونکہ وہ ہمارے حضور اکرم سیدنا محمد علیہ الصلوۃ و السلام کے اسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہے ۔ اور آخری اصول قرآن حکیم کا یہ ہے :

فاما الزبد فیذھب جفاء و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۔

جو نظام ، جو اشخاص ، جو موقف جھاگ کی طرح کھوکھلا ہوگا وہ خشک ہو جائے گا ۔ جھاگ زیادہ دیر نہیں رہتا ۔ زیادہ دیر کیا چیز رہتی ہے :

واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض

جو چیز انسانیت کے لیئے نفع بخش ہوتی ہے ، وہی دنیا میں قائم رہتی ہے ۔ اور یہ ثبوت ہوگا ہمارے اعمال کا ۔ اگر ہم عملی طور پر ان غریبوں کے لیئے ، ان محروم لوگوں کے لیئے ، ان کچی آبادیوں کے مکینوں لیئے ، جھونپڑیوں میں رہنے والوں کے لیئے ، جو لوگ پھٹے لگا کر رہتے ہیں ، باہر ٹاٹ لگائے ہوئے ہیں ، جو لوگ بنیادی ضروریات سے محروم ہیں ، جنہوں نے رات دن بھاگ کر ہماری حمایت کی ہے ۔ اگر ہم ان کے لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ، حضور اکرم سیدنا محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کے مطابق عمل کریں ، اس معاشی و معاشرتی نظام کو نافذ کریں جو انسانیت کے لیئے نفع بخش ہو تو پھر و اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۔ تو یہ قرآن حکیم کی میرے لیے ، تمام مسلمانوں کے لیئے جناب قائد ایوان جناب صادق حسین قریشی صاحب کے لیئے ایک ہدایت ہے اور ہم اگر اس پر عملی طور پر عمل کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم دنیا میں سرفراز نہ ہوں ، پاکستان خوش حال نہ ہو اور پاکستان

کے غریب عوام نے ھمارے ساتھ جو امید یں وابستہ کی ھیں ، وہ پوری نہ ھوں ۔ میں آخر میں ادعواللہ سبحانہ و تعالیٰ بالنجاح و الاولیٰ و السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ مہر ظفر اللہ خان بھروانہ ۔

مہر ظفر اللہ بھروانہ (جھنگ ۔ 4) ۔ جناب سپیکر ، بعض جمہوری روایات ایسی ھوتی ھیں جن کا پورا کرنا ضروری ھوتا ھے ۔ جب بھی اس معزز ایوان میں ، یا جب بھی کسی اسمبلی میں قائد ایوان یا وزیر اعلیٰ کا انتخاب ھوتا ھے تو حزب اختلاف کی طرف سے انھیں مبارک باد پیش کی جاتی ھے ۔ بدقسمتی سے اس معزز ایوان میں آج اپوزیشن کا کوئی فرد نہیں اور چونکہ ھم چند آزاد ممبران جو کہ اس اسمبلی کے رکن منتخب ھوئے ھیں یہاں اکٹھے ھوئے ھیں اور ھم نے اکٹھے بیٹھ کر یہ سوچا ھے اور فیصلہ کیا ھے کہ چونکہ جمہوری طریق عمل میں اپوزیشن کا وجود اسمبلی کے اندر خاص کر انتہائی ضروری ھوتا ھے اور اتفاق سے اپوزیشن نہیں ھے تو ھم آزاد ارکان اس اجلاس میں ، اس ھاؤس میں اپوزیشن کا کردار ادا کریں گے ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

جناب والا ! میں جناب کی وساطت سے یہ وضاحت کرنا چاھتا ھوں چونکہ یہاں پریس موجود ھے ، ھمارا یہ اجتماع ، یہ سوچ ، یہ اکٹھے ھونا ، نہ تو حکومت کی طرف سے ھمیں کہا گیا ھے اور نہ ھی متحدہ محاذ کی طرف سے ھمیں کہا گیا ھے ۔ یہ ھماری اپنی ذاتی سوچ ھے ، ھمارا اپنا ذاتی کردار ھے ، اس لئے کوئی صاحب ، چاھے اسمبلی کے اندر ھو یا اسمبلی کے باھر یہ چیز ثابت کرنے کی کوشش نہ کرے اور نہ ھی ھمارا یہ ارادہ ھے کہ یہ حکومت کے ایما پر اپوزیشن کا پارٹ ادا کیا جارھا ھے ، یا متحدہ محاذ کی طرف سے ۔ یہ ھماری اپنی ذاتی سوچ ھے ۔ اس میں ھم کسی کو ملوث نہیں کرتے ۔ فرق صرف اتنا ھے کہ اپوزیشن کا جو کردار ھوتا ھے ، اس میں اکثر اوقات مخالفت ھوتی ھے ۔ لیکن ھم نے یہ سوچا ھے کہ اسمبلی کے اندر ھمارا جو کردار ھوگا ، وہ مخالفت برائے مخالفت پر مبنی نہیں ھوگا ۔ ھمیں حکومت کی جو چیز جو بات اچھی نظر آئے گی ایدہ ھم اچھا

کہیں گے ۔ لیکن جو بات ہمیں اچھی نظر نہیں آئے گی، ہم انشاء اللہ، برملا اس پر تنقید کریں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اس کے بعد، چونکہ یہ ایک روایت ہے، اور وہ پوری کرنی پڑتی ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے حق میں ووٹ کاسٹ نہ کر سکے، اور شاید انہیں ہماری ضرورت بھی نہ تھی ۔ ہم سے کسی نے کہا بھی نہیں ۔ لہذا اس کی ہم معذرت چاہتے ہیں ۔ لیکن انہیں مبارک پیش کرنا ہمارا فرض ہے ۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں آزاد گروپ کے جملہ معزز اراکین کی طرف سے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس معزز ایوان کے جملہ ارکان کے ساتھ جس طرح رویہ رکھیں گے، معزز آزاد ارکان اور آزاد گروپ کے ساتھ بھی ان کا رویہ اس طرح ہوگا ۔ ایک بات جناب سپیکر، چونکہ کارروائی کے مطابق آج اجلاس کو ختم ہونا ہے ۔ تو میں یہ گذارش کروں گا کہ چونکہ حالات کچھ ایسے ہیں، کچھ ایسے خراب حالات پیدا ہو گئے ہیں کہ اس اجلاس کو آج کے بعد جاری رکھا جائے اور ان حالات پر یہ اجلاس، جو کہ صوبے کے نمائندگان پر مبنی ہے، غور و خوض کرے اور کوئی بہتر صورت تلاش کی جائے اور اس پر بحث کی جائے ۔ شکریہ

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر محمد خالد ملک ۔

مسٹر محمد خالد ملک (لائلپور ۔ 27) ۔ جناب سپیکر، ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کی تفصیلی تقریر کے بعد میں مختصراً جناب صادق حسین قریشی کو بلا مقابلہ قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں اور ارکان اسمبلی اور پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب کی طرف سے آپ کو مکمل یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے ساتھ پاکستان پیپلز پارٹی پوری طرح سے تعاون کرے گی ۔ یہاں اگر آپ کی ذاتی صلاحیتوں کا ذکر نہ کروں تو بے انصافی ہوگی ۔ چونکہ آپ کے برسر اقتدار آنے سے پہلے دو سابق وزرائے اعلیٰ پنجاب پاکستان پیپلز پارٹی سے جا چکے تھے اور آپ کو بڑے بحران کا سامنا کرنا پڑا ۔ آپ نے مستقل مزاجی کے ساتھ اور تحمل مزاجی کے ساتھ جو کام کیا ہے ۔ اس کو میں سراہنا چاہتا ہوں ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو یہ موقع فراہم کرے کہ آپ صوبے کے عوام کی خدمت کر سکیں ۔ اور پاکستان میں قائد عوام

جناب ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں جو پروگرام پاکستان پیپلز پارٹی نے دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ عوام کی طاقت کے ساتھ انشاء اللہ ہر اندرونی اور بیرونی سازش ناکام بنادیں گے ۔ اور ہر سیاسی بحران پر قابو پائیں گے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک بار پھر آپ کو دوبارہ وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ بیگم ریحانہ سرور ۔

Begum Rehana Sarwar (PP-246 Women Constituency-6) : Sir, I rise on behalf of the honourable women representatives in this august House and on behalf of the women of Punjab to congratulate the Chief Minister on assuming the office of the Leader of House which indeed hold great responsibility, high prestige and esteem. During the recent general elections, held on 7th and 10th March, 1977, women have not merely played an active role but they have rather played a very important role in supporting Pakistan Peoples Party.

(applause)

Sir, women of Punjab fully supported the Peoples Party and gave their verdict in favour of the dynamic leadership, dynamic ability and capability of Mr. Zulfikar Ali Bhutto, the Prime Minister of Pakistan and Chairman of the Pakistan Peoples Party. This brilliant success also reflects the confidence imposed not only by the women but also by the public at large in the revolutionary reforms introduced by the Peoples Government during its previous tenure. Never in the history of Pakistan has any Government paid such attention towards the uplifting and upgrading of women in society. Therefore, women, who constitute nearly 50% of the population, are greatful to Mr. Zulfikar Ali Bhutto who has bestowed upon them an honourable position in society and gave them equal rights under the Constitution of Pakistan and gauranteed equal participation in all spheres of national life.

We hope that the Chief Minister, Mr. Sadiq Hussain Qureshi, being highest representative by virtue of his holding the office of Chief Minister and the office of the Leader of House will extend full justice to the women representatives, he will keep his doors open for them and listen to their problems sympathetically as he has been doing in the past. In the end, I would like to wish best of luck and brilliant success to the Leader of House and the Chief Minister of Punjab and on behalf of the women representatives setting in this magnanimous House I assure you, Sir, of our full cooperation and devotion to duty for a prosperronse, glorious and brighter future of Pakistan.

مسٹر سپیکر: حاجی سیف اللہ خان ۔

حاجی سیف اللہ خان (رحیم یار خان ۔ 2) ۔ جناب والا میں جناب کے توسط سے اپنے نئے منتخب وزیر اعلیٰ جناب صادق حسین قریشی کی خدمت میں ھدیہ تبریک پیش کرتا ھوں ۔ اور یہ واحد خوش قسمت انسان ھیں جنہیں بجا طور پر اس امر کا شکریہ ادا کرنا چاھیے کہ پنجاب کے خطہ میں آزادی کے بعد یہ پہلے وزیر اعلیٰ ھیں جو اس صوبے میں دوبارہ منتخب ھوئے ھیں ۔ جناب والا میں نے بحیثیت ایک شہری کے بھی اور بحیثیت رکن اسمبلی کے بھی ان کے گذشتہ ایام وزارت میں کام کیا ھے اور دیکھا ھے اس لئے میں وثوق سے کہہ سکتا ھوں انکی شرافت نیک نیتی انکے تحمل اور بردباری پر شاید ھی پنجاب کے کسی شخص کو گلہ ھو یا شکوہ ھو ۔ یہ پہلے وزیر اعلیٰ ھیں جنکی شرافت ھر پنجابی کیلئے مسلمہ ھو کر رہ گئی ھے۔

جہاں تک مسائل کا تعلق ھے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ مسائل بہت زیادہ ھیں ۔ جس طرح جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے فرمایا ھے کہ مسائل کے مقابلے میں وسائل بہت کم ھیں ۔ آج ھماری پارٹی پر اور ھمارے قائد پر یہ الزام دھرایا جاتا ھے کہ گذشتہ پانچ سالوں میں کچھ نہیں کیا گیا ۔ اس چیز کا زیادہ پراپیگنڈہ غلط الزامات کی شکل میں غلط الفاظ میں غلط مقامات پر کیا جاتا ھے ۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ھے ۔ جناب میں یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ھوں کہ آج تک ایشیا کے کسی لیڈر نے قوم اور ملک کے لئے اتنا کام نہیں کیا جتنا جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کیا ھے اور گذشتہ پانچ سالوں میں جتنے کارھائے نمایاں ھمارے قائد عوام نے سر انجام دئیے ھیں ۔ اس پر ھم فخر بھی کر سکتے ھیں اور اسے عوام کے سامنے پیش بھی کر سکتے ھیں ۔ ھر شخص کو علم ھے کہ نظریاتی مملکت میں تین چیزیں کرنے کی ھوتی ھیں اور اس کیلئے سب سے پہلے ترجیحات مقرر کرنی ھوتی ھیں ۔ سب سے پہلے اس نظریاتی ملک میں اس پارٹی نے اسلامی اقدار کی ترویج کی ھے اور اس کے بعد اس ملک کی سلامتی اول توجہ رکھتی تھی اور یہ ھر حال میں مقدم ھے ۔ اور تیسرے نمبر پر اس ملک کے عوام کی خوشحالی ۔ ھم نے دیکھنا ھے اور عوام کو بتانا ھے کہ ھم نے ان تین چیزوں پر گذشتہ پانچ سالوں میں کیا کچھ کیا ھے ۔ جناب والا میں بتاتا ھوں کہ اس حکومت نے کیا کیا ۔ افسوس تو یہی ھے کہ باوجود بے پناہ کام کرنے کے اس کی عوام میں projection نہیں کی جا سکی ۔ عوام کو

بتایا نہیں جا سکا ۔ اسلام ہی کو لے لیجئے ہم پر سب سے بڑا الزام یہی لگایا جاتا ہے کہ اسلام کیلئے کوئی کام نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں کہ جتنا کام اسلام کیلئے اس حکومت اور اس قائد جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کیا ہے گذشتہ 25 سالوں میں کسی نے نہیں کیا ۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ مسلمان کا عقیدہ اسلام کے پانچ بنیادی چیزوں پر ہے کلمہ ۔ نماز۔روزہ۔زکواۃ اور حج ۔ یہ ایک واضح اور متفقہ مسئلہ ہے اگر کسی ایک سے انکار کیا جائے تو مسلمان مسلمان نہیں رہتا اور اگر کوئی حکومت اس میں سے کسی ایک پر پابندی لگا دے تو وہ حکومت اسلامی حکومت نہیں کہلاتی ۔ جناب والا۔ اس ملک میں اس اسلامی مملکت میں 1947ء سے لیکر 1972ء تک پانچویں بنیادی فریضہ حج پر پابندی رہی ہے ۔ اور کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ ان حکومتوں کو غیر اسلامی حکومت کہے اور قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار سنبھالنے کے بعد سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہی تھا اور اس پابندی کو اٹھا لیا گیا۔ جناب والا۔ جو مسلمانوں کا ملک , مسلمانوں کا خطہ ہو اور اس کے پانچ بنیادی ارکان میں سے حج پر پابندی ہو ۔ قائد عوام نے سب سے پہلے حج پر پابندی اٹھالی (نعرہ ہائے تحسین) ۔ حیرانی ہے افسوس کا مقام ہے کہ جن حکومتوں نے حج پر پابندی لگائے رکھی وہ تو ان کے نزدیک اسلامی حکومت تھی ۔ اور جس حکومت نے حج پر سے پابندی اٹھائی وہ ان کے نزدیک کافر حکومت ہے ۔ جناب والا۔ باوجود پاکستان اسلامی خطہ اور مسلمانوں کی مملکت ہونے کے وہ وقت بھی ہمیں یاد ہے کہ ہمارے وزیر اعظم کو قاہرہ کے ہوائی اڈہ پر اترنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی ۔ ہمیں اچھی طرح سے علم ہے کہ ہمیں مسلمان تصور نہیں کیا جاتا تھا ۔ ہمیں عرب اپنا بھائی نہیں سمجھتے تھے ۔ کہتے ہیں کہ اسلام کی کوئی خدمت نہیں ہوئی ہے ۔ پنجاب کے بچہ بچہ کو وہ وقت بھی یاد ہے کہ اس ایوان میں تمام دنیا کے سربراہان اسلام اکٹھے بیٹھے تھے کس نے مسلم برادری کو اکٹھا کیا ؟ اس شخص کے بارے میں جسے آج ہمارے علما کافر کہتے ہیں جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس نے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی ہے۔ شاہ فیصل خادم الحرمین شریفین کے یہ الفاظ تھے ۔ کہ ”پاکستان اسلام کا قلعہ ہے اور ذوالفقار علی بھٹو اسلام کا سپاہی ہے ۔“ (نعرہ ہائے تحسین)

جسکو خادم الحرمین شریفین یہ خطاب دیں۔ اس کے بارے میں یہ ہمارے علما آج کہتے ہیں کہ یہ مسلمان نہیں ہے۔ یہ خدمت کس نے انجام دی ہے؟ اس ملک میں سیرت کانفرنس کس نے منعقد کرائی ہے؟ اس ملک میں امامین

الحرمین شریفین کو کون لایا؟ جن کے دیکھنے کے لئے آنکھیں ترستی تھیں جن کے پیچھے نمازیں پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ہزاروں افراد قربان ہونے کو تیار ہیں۔ اسلام کی کوئی خدمت اس خطہ میں نہیں ہوئی اور سب سے بڑھ کر کیوں اس ملک میں 28 سال تک عذاب آتے رہے؟ کیوں یہاں پر جنگیں ہوتی رہیں؟ کیوں قحط پڑتے رہے؟ کیوں غلہ باہر سے آتا رہا؟ کیوں سیلاب آتے رہے؟ اس لئے کہ کسی حکومت کو یہ توفیق ہی نہ ہوئی کہ وہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کی خوشنودی حاصل کرے۔ جس کے بارے ہمارا قرآن کریم یہ کہتا ہے

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتا جب تک میرے حبیب کو راضی نہ کرو۔ اور اس ملک پاکستان میں 28 سال قادیانیوں کا مسئلہ کسی حکومت کو حل کرنے کی جرات نہ ہوئی۔ یہ نہیں کہ مسئلہ پیدا ہی نہیں ہوا ذوالفقار علی بھٹو سے پہلے قادیانیوں کے مسائل پیدا ہوتے رہے اسوقت مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی ہوتے رہے۔ مگر قادیانیوں کو کسی نے بھی کافر قرار نہ دیا۔ یہ سعادت بھی حاصل ہوتی تو کس کو ہوئی؟ کس کے دور میں مرزائیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ کس کے دور میں اس کو اقلیت قرار دیا گیا۔؟ پھر بھی کہتے ہیں کہ اسلام کی کوئی خدمت نہیں ہوئی ہے اور اس کا صلہ کب ملا۔ بقول علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

وہ ملک جس کا ایک ایک دانہ امریکہ سے آتا تھا۔ جو آسٹریلیا سے اپنی گندم درآمد کرتا تھا۔ آج اس ملک میں گندم رکھنے کے لیئے جگہ نہیں ہے۔ آج نئی گندم آنے والی ہے اور پرانی گندم کے سٹاک ابھی تک وافر مقدار میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ کس چیز کی برکت ہے۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے من اعرض عن ذکری۔ جب اللہ تبارک تعالیٰ کسی قوم سے ناراض ہوتا ہے تو اس کا غلہ بند کر دیتا ہے اس کا رزق بند کر دیتا ہے، اور جب اللہ تبارک و تعالیٰ راضی ہوتا ہے تو پھر غلہ کی فراوانی کر دیتا ہے۔ یہ کس کی برکت ہے؟ یہ حضور کی برکت نہیں؟ یہ اللہ کی رضا نہیں؟ یہ اسلام کی خدمت نہیں ہے اور یہ سعادت کس کو مل رہی ہے؟ جناب والا۔ وہ خطہ جہاں پر پینے کا پانی نہیں ملتا تھا۔ جہاں

مشکیزوں سے پانی پیتے تھے - ڈیرہ غازیخان والے میرے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھ لیں آج وہاں پر تیل کے چشمے برآمد ہو رہے ہیں، یہ کس چیز کی برکت ہے - پہلے کیوں نہ نکلے؟ پہلے کیوں نہیں برآمد ہوئے؟ اور آج کہتے ہیں کہ ہوا کچھ نہیں ہے - کچھ نہیں کیا گیا ہے - حکومت اسلامی نہیں ہے - جناب والا-محض انتشار پیدا کرنے کے لئے محض اس قوم کی دشمنی کرنے کے لئے یہ تمام stunt پھیلائے گئے ہیں، بہرحال ہم نے ان چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے - ہم نے عوام پر ثابت کرنا ہے کہ ان کے دوست کون ہیں اور دشمن کون ہیں، عوام کے لئے کس نے کیا کام کیا ہے - ملک کی سلامتی کے لئے ذوالفقار علی بھٹو نے کیا کام کیا - اور ملک کی خوشحالی کے لئے کیا کیا گیا، اور پھر کہتے ہیں کہ اسلامی قوانین نافذ کرو - یہ تو اب کہہ رہے ہیں، یہ تو اب آواز بلند کر رہے ہیں اور ذوالفقار علی بھٹو نے اسلامی قوانین کا نفاذ 1973ء میں کر دیا تھا، اپنا آئین اٹھا کر دیکھیں، اس میں یہ چیز موجود ہے وہ متفقہ آئین جن میں یہ علما بھی موجود تھے - وہ لوگ بھی موجود تھے جو آج ان لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں، اس آئین میں لکھ دیا گیا ہے کہ اس ملک کے تمام قوانین اسلامی نظریاتی کونسل سات سال کے اندر اندر اسلام کے اصولوں کے مطابق ڈھال کر اس ملک میں نافذ کر دیئے گئے - اور اسلامی کونسل کی رپورٹ کے آنے کے بعد دو سال کے اندر اندر تمام قوانین اسلامی بن جائیں گے - کون کہتا ہے کہ اسلام کے لئے کام نہیں ہو رہا ہے - کون کہتا ہے کہ اسلام کی خدمت نہیں کی جا رہی ہے - ؟ کون اسلام سے اس ملک میں روگردانی کر رہا ہے - کون روگردانی کر سکتا ہے - صرف projection کی ضرورت ہے - اس کے علاوہ چونکہ یہ موقع نہیں ہے - وقت بہت تھوڑا ہے - میں جناب وزیر اعلیٰ کو اپنی جانب سے اور اپنے بھائیوں کی جانب سے اور اس ایوان کے جملہ اراکین اسمبلی کی جانب سے یقین دلاتا ہوں کہ اس صوبے کی فلاح و بہبود اور اس صوبے کی ترقی، اس ملک کی خوشحالی اور اسلام کی ترویج کے لئے جہاں اور جس وقت بھی انہیں ہماری ضرورت پڑے - ہم میں سے ہر آدمی ان کی امداد کے لئے حاضر ہے اور میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس ایوان کے وقار کو ہر لحاظ سے مقدم رکھینگے - اس ایوان کے اراکین کے احترام کو اپنے لئے لازم قرار دینگے کیونکہ ہمارے آئین میں اس ادارے کو ایک sovereign ادارہ تصور کیا جاتا ہے - پہلے ایک رواجی چیز ہوا کرتی تھی - جب بھی الیکشن ہوتے تھے party in power باہر ایک لیڈر منتخب کر لیا کرتی تھی - اور

وہ جا کر گورنر کے پاس حلف اٹھا لیا کرتا تھا ۔ اور اس آئین میں اس ادارے کی sovereignty کو قائم کرتے ہوئے ۔ ان ارکان کے احترام کو اور ان کے وقار کو بلند کرنے کے لئے یہ طریقہ وضع کیا گیا ہے کہ باوجود party in power ہونے کے، باوجود پارٹی کی طرف سے نامزد ہونے کے باوجود بلا مقابلہ ایک فارم پیش کئے جانے کے پھر بھی الیکشن ہوگا ۔ اور ممبر اپنی رائے اس میں درج کرے گا ۔ یہ اراکین کا ایک وقار اور احترام ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرے منتخب وزیر اعلیٰ اس ایوان اور اس کے وقار کو ہر لحاظ سے ملحوظ رکھیں گے ۔ اور صوبے کی خدمت میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں چھوڑیں گے ۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ اس ایوان کا تعاون ہمیشہ ہمیشہ انشاء اللہ ان کے ساتھ رہے گا ۔ شکریہ ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

Mr. Samson Manoha (PP - 256 Minority constituency-4).
Hon'ble Mr. Speaker Sir, on behalf of the minority communities in the Punjab and the Christian Community in particular, through your exalted office, I wish to submit a few words of felicitations to receive and welcome the newly elected Chief Minister of the Punjab, Mr. Sadiq Hussain Qureshi. Sir, the Christians happen to be largest majority among the minorities, but believe me, Sir, that we are so much wedded to the cause and the 'manshoor' of the party that no less than 99.9 % of us voted for the Peoples Party and for our Quaid-e-Awam, Mr. Zulfikar Ali Bhutto. (Applause.)

The Hon'ble Members from Punjab have known you as a seasoned politician, a great administrator and above all a gentleman, and on behalf of the minorities five of us who are present today on the floor of this Assembly wish to ensure you that our cooperation will always be with you. Mr. Speaker Sir, before I conclude I wish to mention that five of us feel duty bound to express our sincerest and humble gratitude to our Quaid-i-Awam, Mr. Zulfikar Ali Bhutto, to Prime Minister of Pakistan for granting the minorities their due share their due representation in this august Assembly. We are grateful to him. Sir, in the end I wish to make a request that the minorities in the Punjab have a great desire that they should be associated in the day to day affairs of socio economic development of the Province in which they can advantageously and profitably contribute to make Pakistan a greater stronger country and I wish to say, rather I wish to repeat that the minorities are with you. The christians of the Punjab are with you. We are a poor section, but some body has very well said :-

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تم نے ۔ وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

Accept my saying : "Muslim and Aqliatti Ittehad Zindabad Pakistan Paindabad. And God Almighty bless you all. Aameen :

مسٹر سپیکر ۔ محمد خان چودھری ۔

چودھری محمد خان (لائل پور ۔ 18) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ دستور زمانہ ہے کہ جب تک کوئی چیز مانگی نہ جائے نہیں ملا کرتی اور اسمیں شک نہیں کہ مانگنے کے بھی کئی طریقے ہوتے ہیں اور اس کے لئے کوئی اچھا لائحہ عمل اختیار کرنا پڑتا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ ایک بچے کی مثال لیجئیے کہ جب تک وہ رونے سے ۔ چلانے سے یا کسی اور طریقہ سے اپنی ماں کو یہ ظاہر نہیں کر دیتا کہ اس کو دودھ کی ضرورت ہے اسے دودھ نہیں ملا کرتا ۔ اسی طرح سے جب کوئی فرد واحد ایسی آواز کو لیکر اٹھتا ہے تو اسے ناتواں سمجھ کر یا کمزور سمجھ کر دبا دیا جاتا ہے ۔ لیکن جب وہی فرد افراد کا روپ دھار لیتا ہے تو اس میں جوہر ہوتا ہے اس میں شور ہوتا ہے اور اس میں ولولہ ہوتا ہے اس میں طاقت ہوتی ہے اس میں استحکام ہوتا ہے ایسی صورت میں اس زور کو اس شور کو اور اس ولولہ کو مٹانا کوئی آسان کام نہیں ہوتا ۔

جناب سپیکر ۔ میں سب سے پہلے اپنے نو منتخب وزیر اعلیٰ کو مبارکباد اس لئے دینا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے کچھ تجربہ ہوی ہے اور مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا تھوڑا سا وقت بھی ملا ہے اور ان کی شفقت اور ان کی مہربانی جو میں نے اسوقت دیکھی تھی وہ میں آج کوئی چھ سال کے بعد بیان کر دینا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ چھ سال پہلے جب میں نیشنل اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا تھا اس وقت میں اسمبلی کے قواعد اور رولز سے واقف نہیں تھا بلکہ یہاں تک میں کہہ دوں کہ جب میں اسمبلی میں داخل ہوا تھا تو وہاں کے ملازمین نے مجھے یہ سمجھ کر کہ شاید میں کوئی بیرونی آدمی ہوں ۔ مجھے باہر نکالنا چاہا کیونکہ میری عمر اس وقت یہ محسوس کرا رہی تھی کہ شاید میں نیشنل اسمبلی کا ممبر نہیں ہوں اور چونکہ اس وقت میری سیٹ ہمارے نو منتخب وزیر اعلیٰ کے ساتھ ہی تھی تو انہوں نے کہا کہ بھئی یہ تو ہمارے ممبر ہیں ان کو باہر نہ نکالیں اور یہ ہمارے نو منتخب ممبر ہیں تو جناب والا ۔ اسوقت میں ان کی شفقت اور مہربانی سے بڑا متاثر ہوا کیونکہ وہ پرانے پارلیمنٹرین تھے اور جناب والا ۔ انہوں نے مجھے وہاں کے قواعد اور رولز بڑی شفقت سے سمجھائے میں ان کا بڑا مشکور بھی ہوں اور میں ان کی اس بات کو نہیر

بھلا ہو گا کیونکہ اس لا علمی کے زمانہ میں جو کچھ بھی انہوں نے مجھے تھوڑی بہت راہ دکھائی ہیں اس کیلئے ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور مجھے یہ موقع مل گیا ہے اور دوبارہ اس اسمبلی میں جہاں کے وہ وزیر اعلیٰ ہیں مجھے آنے کا موقع ملا اور انشاء اللہ تعالیٰ میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک ہوں ہو سکا ہم ان کے ساتھ مل کر اس صوبہ کی جتنی بھی خدمت ہو سکی انشاء اللہ تعالیٰ ہم خدمت بھی کریں گے اور ان کی قیادت میں رہ کر جو کچھ بھی ہمیں سیکھنا پڑا ہم سیکھیں گے۔

باقی میں موجودہ بحران کے متعلق دو لفظ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ملک میں بحران ضرور ہے جناب والا۔ جس طرح سے ہم نے انتخاب میں اکثریت سے ووٹ حاصل کئے ہیں اور اکثریت سے یہاں آئے ہیں۔ اگر ہم اپنے علاقوں، قصبوں اور شہروں میں دوبارہ جا کر لوگوں کو سمجھائیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کا جو منشور ہے وہ اسلامی منشور ہے۔ اور وہ آئین میں درج ہے اور اس پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ عمل کرانے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ تو یہ جو عام تاثر دیا جاتا ہے کہ اسلامی نظام ہونا چاہیئے۔ جناب والا۔ میرے دوست نے کہہ دیا ہے کہ یہ چیز پہلے ہی provide کی ہوئی ہے اس کا ایک سیکشن اگر implement کروا دیں تو میرا خیال ہے کہ اسلامی نظام میں یہ جو تھوڑی بہت کمی ہے وہ مکمل طور پر پوری ہو جائے گی اور میں اس ایوان سے یہ درخواست کروں گا۔ کہ وہ کمیٹی جس نے سات سال کے اندر اندر اسلامی نظام کی recommendation کرنی ہے تو جناب والا میں یہ recommend کروں گا کہ اس کمیٹی کو فوری طور پر ہماری سفارشات پہنچا دیں کیونکہ موجودہ جو بحران ہے۔ اور ملک میں جو انتشار ہے اور ملک کے عوام جو چاہتے ہیں اس کے متعلق اسلامی نظام میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے اور جو جو چیزیں ابھی بقایا رہتی ہیں ان کو مکمل کرنے کے لئے نیشنل اسمبلی میں پیش کیا جائے اور نیشنل اسمبلی سے ان قوانین کو نافذ کرانے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

مسٹر سپیکر۔ میاں منظور احمد موہل۔

میاں منظور احمد موہل (بہاول نگر۔ 2)۔ جناب سپیکر۔ میں آج جناب صادق حسین قریشی کو اس معزز ایوان کا قائد ایوان اور وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب والا ۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ میں نے پہلی دفعہ بھی جب یہ وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے تھے اس وقت بھی ان کو مبارکباد دی تھی اور میں نے اپنے یقین کا اظہار کیا تھا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ جناب صادق حسین قریشی صاحب کے وزیر اعلیٰ بننے سے اس صوبہ میں شرافت آئے گی اس صوبہ میں امن و امان قائم ہوگا اور اس بات کا یہ بین ثبوت ہے کہ جناب صادق حسین قریشی کی وزارت کے دوران شرافت لوٹ کر آئی اور اس صوبہ میں امن و امان ہوا اور جناب والا ۔ جسطرح سے پہلے ہمارے صوبہ پنجاب کی پارٹی کے جنرل سیکرٹری کہہ چکے ہیں کہ ان دنوں پنجاب کے دو وزیر اعلیٰ یہاں سے جا چکے تھے اور پارٹی کے اندر بھی ایک کشمکش تھی بحران تھا ۔ لیکن انہوں نے آ کر حالات پر قابو پا لیا اور تمام ممبران کے ساتھ مساوی سلوک کیا تو جناب والا ۔ یہ ان کی فتح ہے یہ ان کی کامیابی ہے اور انہوں نے اس جماعت کو اس طرح چلایا اور اس ایوان میں اپنے کردار کا اس طرح سے نقشہ قائم کیا کہ آج میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی شرافت لا جواب ہے اور ان کی قیادت بے مثال ہے ۔ جناب والا ۔ بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ ان کا نام بھی صادق ہے اور انہوں نے اپنے قول و فعل سے بھی ہر بات کو صادق کرکے دکھایا کہ انہوں نے صوبہ میں امن و امان قائم کیا اور اس صوبہ کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دن رات کام کیا ۔

جناب والا ۔ یہاں پر میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کیونکہ ہم لوگ پاکستان پیپلز پارٹی اور انتخابات کی پیداوار ہیں ۔ ہم انتخاب کے ذریعہ آئے ہیں اور میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں مجموعی طور پر squatters طبقہ نے یہاں بھیجا ہے ۔ وہ طبقہ جو گمنام طبقہ ہے ۔ وہ طبقہ جس کا شمار کسی جگہ پر نہیں ہے لیکن جناب والا ۔ یہاں پر میں یہ ضرور کہوں گا کہ ان کی تعداد پاکستان میں زیادہ ہے ۔ ان کی تعداد پنجاب میں زیادہ ہے اسی وجہ سے ہم اکثریت سے کامیاب ہو کر آئے ہیں لیکن وہ طبقہ جو کہ قابل ذکر ہے جن کے پاس کچھ ہے ہمارے ساتھ نہ انتخابات میں تھا نہ آج ہے نہ وہ اس وقت ہمارے ساتھ ہو سکتا ہے جب تک پاکستان پیپلز پارٹی برسر اقتدار ہے ان کی سوچ اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سوچ میں بعد المشرقین ہے ۔ کیونکہ ہماری سوچ اور ان کی سوچ میں قطعاً کوئی مطابقت نہیں ہے ۔ وہ کچھ سوچتے ہیں اور ہم

کچھ اور سوچتے ہیں ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہم اسلام کے لئے شور و غوغا کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ اسلام کے ساتھ ان کا لگاؤ نہیں ہے۔ ان کی قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ان کو اپنے مفادات سے تعلق ہے۔ وہ اپنے مفادات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ اسلام کا تو محض نام درمیان میں لاتے ہیں تاکہ کسی طرح سے اس کا shelter لیکر اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں ۔ جیسے طرح ایک شکاری جب شکار کے لئے نکلتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں براہ راست شکار کے پاس جاؤں گا تو وہ اڑ جائے گا ۔ وہ اپنے اوپر بکوا ۔ ۔ جو ایک رنگدار کپڑا ہوتا ہے اسکو پھیلاتا ہے تاکہ شکار اس میں پھنس جائے ۔ تیتر جانور جو ہوتا ہے وہ ۔ ۔ ۔ اس رنگ کا عاشق ہوتا ہے جب وہ اس میں آ جاتا ہے تو شکاری اسکو ذبح کر لیتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ بھی اسلام کا نام لیکر پاکستانی عوام کو ذبح کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں ۔ لیکن جب تک پیپلز پارٹی قائم ہے ۔ جب تک پاکستان پیپلز پارٹی کا ایک فرد بھی زندہ ہے ہم ان کی خواھشات کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچنے دیں گے ۔ ہم ان کے راستے میں رکاوٹ پیدا کریں گے اور انشاءاللہ آپ دیکھیں گے یہ بحران جو ایک عارضی بحران ہے اور اس بحران کو میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں ختم کر دیں گے ۔ بات یہ ہے ہم صبر سے کام لیتے ہیں ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں کیا نہیں کرنا چاہتے ہیں ۔ عوام کی جو طاقت ہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ ہے اور پہلے بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ تھی اور انشاءاللہ ہمیشہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ رہے گی ۔ یہاں پر میں آپ کی وساطت سے اپنے لو منتخب قائد ایوان کو ضرور درخواست کروں گا کہ میں جہاں سے منتخب ہو کر آیا ہوں وہ نہایت ہی پسماندہ علاقہ ہے ۔ ان لوگوں نے مجھ سے یہ وعدہ لیا تھا ۔ اور میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں اسمبلی میں جا کر اپنے احساسات اور اپنی جماعت کے احساسات اس معزز ایوان میں ضرور پیش کروں گا ۔ وہ لوگ کچھ نہیں مانگتے ۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں عزت نفس دی جائے ۔ وہ صرف اپنی عزت نفس چاہتے ہیں ۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس ملک میں ایسی اصلاحات کی جائیں جن میں ان کے لئے کوئی بہتری کا پروگرام ہو ۔

جناب والا ۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ پاکستان پیپلز پارٹی کے پروگرام میں ان کی بہتری کا پروگرام موجود ہے اس لئے لازمی ان کی بہتری کی جائے گی ۔ آخر میں میں جناب والا ان کو یقین دلاتا ہوں اپنی طرف سے اور اپنے حلقہ انتخاب کے رائے دہندگان کی طرف سے کہ ہم لوگ پاکستان پیپلز پارٹی اور قائد عوام کی قیادت میں ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ بھی انشاءاللہ اسی طرح جیسا کہ انہوں نے انتخابات میں وعدے کئے تھے اپنی قوم کے ساتھ وعدے پورے کریں گے ۔

بیگم اکرم حیات ملک (پی پی 248 ۔ حلقہ خواتین ۔ 8) بسم اللہ الرحمن الرحیم عالی ذی وقار جناب صاحب سپیکر و معزز ارکان اسمبلی! میں اپنے تمام ایوان ۔ ضلع سیالکوٹ اور پورے پنجاب اسمبلی کی خواتین کی طرف سے جناب صادق حسین قریشی صاحب کو دل کی گہرائیوں سے بلا مقابلہ قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں ۔ وہ ہمیشہ سے عوام کے صحیح نمائندہ اور غریبوں کے حامی ہیں ۔ ان کی ذات کسی تعریف کی محتاج نہیں ہے ۔

مہر ظفراللہ بھروانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ معزز رکن تو ایوان میں تقریر پڑھ کر نہیں کر سکتی چاہیئے ۔ یہ قانون اور ضابطے کے خلاف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک اس پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے میں معزز رکن کے ساتھ متفق ہوں کہ کسی رکن کو ایوان میں لکھی ہوئی تقریر پڑھنے کی اجازت نہیں ہو سکتی ۔ میں بیگم صاحبہ سے یہ عرض کروں گا کہ وہ لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ سکتیں البتہ اپنے نوٹس consult کر سکتی ہیں ۔ آپ تقریر فرمائیں ۔

بیگم اکرم حیات ملک ۔ جناب والا ۔ جب ہم کہتے ہیں کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں تو عوام میں مرد و زن دونوں ہی شامل ہیں ۔ خواتین جو ہیں ان کو کسی قوم میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے ۔ خواتین قوم کی مائیں ہوتی ہیں اور ماں جس طرح چاہے وہ قوم کو ڈھال سکتی ہے ۔ پیپلز پارٹی نے واضح طور پر اسلامی قوانین کے مطابق ان کا جو تحفظ ہے اس کو برقرار رکھا ہے ۔ ماضی کی جو حکومتیں تھیں وہ جان بوجھ کر خواتین کے مسائل سے

چشم پوشی اور غفلت کرتی رہیں لیکن ہم جناب قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو اور بیگم نصرت بھٹو کے تہ دل سے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہم خواتین کی زنگ آلود صلاحیتوں کو باہر نکال کر اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ملک اور قوم کی خدمت کرنے کا موقع عطا کیا ہے۔ میں انشاءاللہ آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ہم اپنے وسائل کے مطابق اپنے مسائل کے لئے اپنی بہنوں کے مسائل کے لئے آپ سے پورا پورا تعاون کریں گی اور ایمانداری اور شرافت سے کام کرکے اپنے ملک کو چار چاند لگا دیں گی۔ شکریہ

MR. KHALID AMIR KHAN (SARGODHA - 6)

Sir, I want to take this opportunity to congratulate Nawab Sadiq Hussain Qureshi on the over whelming support given by the members of this House and his election as the Chief Minister of the Punjab. I know that the task which faces him is an onerous one, it is one of great responsibility and a task which challenges the best of people but, knowing him, I am sure that he has the capability, the integrity, the sense of duty and the intelligence to be able to lead the Province of Punjab and the people of Punjab to heights of glory. I am also sure that the Chief Minister will be able to handle, with full competence, the present situation which, I am sorry to mention, is the doing of a very small minority who have indicated and shown that their interest in democracy is negligible and who have very clearly indicated their irresponsibility towards the well being of Punjab and towards the integrity of the people of Punjab.

They have indicated very clearly that the democratic institutions that we have, that we have inherited and that we have maintained are not worth following. They feel that they would be more effective under un-constitutional anarchy. Mr. Speaker Sir, I, want to assure the Chief Minister in this manner and I, want to re-assure him that we, the people of the Punjab, we, the members of this Assembly, will not ask as to what we can get from the Provincial Government. We Sir, want to offer the best that we have and will do our utmost to ensure that the Chief Minister's term is successful. We want to assure him that we will contribute all we have to see that things are smooth sailing and that peace and tranquility become the corner stone of the Punjab.

(Applause)

مسٹر سپیکر - بہت سے اراکین اسمبلی نے بولنے کے لئے درخواست کی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ جناب قائد ایوان ایک بہت ضروری سرکاری مصروفیت کے سلسلے میں جانا چاہتے ہیں اس لئے اب ان کو موقع دیا جائیگا کہ وہ اپنی تقریر فرمائیں - قائد ایوان - (نعرہ ہائے تحسین)

(وزیر اعلیٰ مسٹر صادق حسین قریشی) - جناب سپیکر - میرے لئے اس سے بڑھکر کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ میں پنجاب اسمبلی کا قائد ایوان دوسری مرتبہ منتخب ہو رہا ہوں - میں آپ تمام ممبر صاحبان کا نہایت ہی مشکور و ممنون ہوں اور اس کے ساتھ ممبر صاحبان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں - سپیکر صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ڈپٹی سپیکر صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں - (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر - یہ ایک ایسا عہدہ ہے - ایک ایسی **assignment** ہے جو کہ صوبے کا چیف ایگزیکٹو کہلایا جاتا ہے - اس لئے میں اپنی تقریر آپ سب سے معافی مانگتے ہوئے شروع کرونگا - ایک انسان ہونے کی حیثیت سے میں نے بہت سی غلطیاں کی ہونگی اور اپنے صوبے کے لوگوں سے معافی مانگتے اور آپ لوگوں سے معافی مانگتے مجھے کبھی شرم نہیں آتی اگر میں نے کوئی بھی ایسی غلطی کی ہو جو آپ کے خلاف گئی ہو تو میں اس کیلئے معافی مانگنے میں عار محسوس نہیں کرتا اور معافی مانگتے تب شرم آتی ہے جب انسان کا کردار برا ہو - معافی مانگتے تب شرم آتی ہے جب انسان نے جائیداد بنائی ہو - معافی مانگتے تب شرم آتی ہے جب انسان نے غریبوں کے ساتھ برائی کی ہو - (نعرہ ہائے تحسین) لیکن عوام سے معافی مانگنے میں نہیں سمجھتا کہ انسان کو کبھی بھی شرم آنی چاہیے - میں آزاد ممبر صاحبان سے اپنی طرف سے وعدہ کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ ہر ممکن انصاف کیا جائے گا - آج چونکہ میں معافی کے موڈ میں ہوں اس لئے میں ان سے بھی معافی مانگ رہا ہوں کہ ان سے ووٹ نہیں مانگے اقلیتوں کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ان سے بھی ہر ممکن انصاف کیا جائیگا - کیونکہ جس وقت میرا leader جو کہ پاکستان کا وزیر اعظم ہے اس نے وعدہ کیا ہے کہ سب سے انصاف ہوگا - تو میں ان کے [illegible] [illegible]

ہونے کی حیثیت سے وہ وعدہ دہراتا ہوں کہ ہر ممکن انصاف کیا جائے گا ۔ آپ کو کسی قسم کی دشواری کا مقابلہ نہیں کرنا پڑے گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) آج بہت بڑی شرم کی بات ہے کہ چونکہ پچھلی دفعہ جب میں قائد ایوان بنایا گیا تھا تو میرے سامنے اپوزیشن کے ممبران تشریف فرما تھے اور میرا خیال یہ تھا کہ آج بھی میری آنکھیں وہ ممبر دیکھیں گی لیکن آج وہ ممبر تو نہیں دیکھ رہا اپنی پارٹی کے اپنے بھائی دیکھ رہا ہوں ۔ جو انہوں نے الیکشن میں زیادتی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی مثال دنیا میں کسی جگہ بھی نہیں ملتی ہے ۔ اور بالخصوص جو ظلم ممبر آف دی پارلیمنٹ اور ایم پی اے کے ساتھ کیا گیا یعنی آپ نے خود الیکشن نیشنل اسمبلی تو لڑ لیا اور جب ایم پی اے کا الیکشن آیا جس پر ان غریبوں کے لاکھوں روپے خرچ ہوئے تو اس وقت ایک الٹی میٹم دے دیا کہ آپ کو الیکشن لڑنے کا حق نہیں ہے ۔ اس سے بڑھ کر اور کیا زیادتی ہو سکتی ہے ۔ آج وہ نعرہ لگا رہے ہیں کہ ہم اسلام چاہتے ہیں ۔ اگر اسلام کرسی کی خاطر چاہیے تو وہ اسلام پاکستانیوں کو پیارا نہیں ہے ۔ اگر آپ نے اسلام کرسی کی خاطر لانا ہے اور پرائم منسٹر شپ کی خاطر لانا ہے تو تمام غریب اور تمام انسان پاکستان میں جانتے ہیں کہ وہ اسلام ان کو پسند نہیں ۔ اسلام وہ ہوتا ہے جو کہ انسان کرسی پر بیٹھ کر اپنے ملک کی خدمت کرے جس طرح قائد عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کی ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں اپنے سینئر ممبر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سے اتفاق کروں گا کہ جب انہوں نے کہا ہے کہ اسلام ہم وہاں سے چاہتے ہیں جہاں سے پہلے غریب کی خدمت ہو ۔ اسے گھر ملے ۔ اس کے پاس پیسہ ہو ۔ اس کے پاس روٹی ہو ۔ وہ اپنے بچوں کا خیال کر سکے ۔ اس قسم کا اسلام ہم چاہیں گے جس سے صحیح معنوں میں ہم غریبوں کی خدمت کر سکیں ۔ میں تمام ممبر صاحبان کو یقین دلاتا ہوں ۔ اپنی تمام بہنوں اور بھائیوں کے ساتھ جو یہاں تشریف فرما ہیں ہر ممکن انصاف ہوگا ۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے ووٹ کی وجہ سے ۔ ان کی یکجہتی کی وجہ سے ۔ ان کے اتفاق کی وجہ سے ایک ایسی طاقت کا چشمہ پیپلز پارٹی کے حق میں تھا جس نے پیپلز پارٹی کے امیدواروں کو ان کے اندازے کے مقابلے میں زیادہ ووٹ دلوائے اور کامیاب کروایا ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ میں جانتا ہوں کہ ڈاکٹر

عبدالخالق صاحب جو کہ سینئر ممبر بھی ھیں اور میرے فنانس منسٹر بھی ھیں کبھی کبھی hint دے دیتے ھیں ۔ جو نہایت خطرناک ھوتا ھے کہ ھمارے پاس جو وسائل ھیں وہ کم ھیں اور جو تکالیف ھیں وہ زیادہ ھیں ۔ لیکن چونکہ یہ میرے سینئر منسٹر ھیں اور بہت تجربہ کار ھیں ۔ مجھے امید ھے کہ میں ان کے تجربے سے فائدہ اٹھاؤنگا اور اپنے صوبے کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکوں گا ۔

(نعرہ ھائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ تھی پہلی ٹرم ۔ اور دوسری ٹرم میں ایک وعدہ دے سکتا ھوں ۔ خواتین و حضرات کو کہ میں جب تک آپ کے صوبے کا چیف منسٹر رھوں گا نہ میں گروپ بناؤنگا ۔ نہ کسی کے گروپ کو کامیاب ھونے دونگا ۔ (نعرہ ھائے تحسین) میری کسی کی ذات کے ساتھ مخالفت نہیں ۔ میں ھر اس پیپلز پارٹی کے ممبر کا مخالف ھوں جو گروپ بندی میں ھے اور میں ھر اس پیپلز پارٹی کے کارکن کے حق میں ھوں جس کا ایک لیڈر ھے اور وہ ھے جناب قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو ۔ جس کی ایک پارٹی ھے اور وہ ھے پاکستان پیپلز پارٹی ۔ ھم نے صوبہ پنجاب میں جو زیادہ ترقی نہیں کی اس کی محض ایک وجہ ھے کہ یہاں جو بھی اس کرسی پر بیٹھتا ھے وہ پارٹی بازی میں مصروف ھوتا ھے ۔ اس کی پارٹی بنتی ھے ۔ وہ گروپ بناتا ھے ۔ وہ لوگوں کی مخالفت کرتا ھے اور چند لوگوں کی موافقت بھی کرتا ھوگا ۔ آج آپ تمام یہاں تشریف فرما ھیں ۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی ایک انگلی بھی اوپر جا سکے گی اور وہ یہ کہے گی کہ صادق حسین نے اپنے چیف منسٹری کے دور میں کسی کے ساتھ ظلم کیا ہو ۔ کسی کی جائیداد کھائی ھو ۔ کسی کا پیسہ کھایا ھو ۔ کسی کے ساتھ ایسی زیادتی کی ھو ۔ معافی میں اس لئے مانگتا ھوں کہ یہ تمام باتیں جو میں آپ کی خدمت میں عرض کر رھا ھوں یہ کافی نہیں ھیں ۔ اگر میں نے کسی کی جائیداد نہیں کھائی ۔ کسی کا پیسہ نہیں لوٹا ۔ کسی کے ساتھ ظلم نہیں کیا تو یہ اچھی باتیں ھیں ۔ اللہ تعالیٰ نے میری ذات پر اپنا فضل و کرم کیا ھے ۔ میرے بزرگوں کی دعائیں شامل حال ھیں ۔ لیکن اس سے بھی زیادہ مجھے بہت کچھ کرنا پڑے گا کہ میں آپ لوگوں کی خدمت کر سکوں ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ھوں کہ چیف منسٹر ھونے کی حیثیت سے اور قائد ایوان کی حیثیت سے ھر ممکن کوشش کروں گا کہ پرانی غلطیاں جو ھوئی ھیں وہ نہ ھوں اور آپ کی ھر مدد کروں

مگر لفظ " جائز ،، ضرور آئے گا - جائز بات آپ کریں - آپ ایسا کام شروع کریں جس کے ذریعے پنجاب کا فائدہ ہو - آپ اپنے ضلع کا فائدہ کریں - اپنی تحصیل کا فائدہ کریں - اپنے چک کا فائدہ کریں ذاتی کام لازمی طور پر ہوتے ہیں - ہم سب کو ذاتیات ہیں لیکن میں آپ سے اپیل کرونگا کہ آپ جب میرے پاس تشریف لائیں - براہ مہربانی - خدارا میں آپ سے اپیل کر رہا ہوں کہ آپ ایسے کام کریں جو تعمیری کام ہوں - جہاں آپ کے علاقے کا فائدہ ہو - بی ڈلیو بی رہی ہے - یہ کونسلیں رہی ہیں - کیوں زیادہ فائدہ نہیں ہو سکا - کہ آپ ممبر صاحبان دس تھے - بارہ تھے - چودہ تھے جتنا بڑا ضلع تھا اتنے زیادہ ممبر تھے - ہر ایک نے کوشش کی ہے کہ میرے علاقے میں زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو - اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر ایک سڑک دس میل بنتی ہے تو اس میں سے آدھا آدھا میل ملا - میں آپ کا بھائی ہوں میں آپ سے اپیل کروں گا کہ آپ ایک سڑک بنائیں ایک ہسپتال بنائیں ایک سکول بنائیں لیکن بنائیں ایک اور مکمل بنائیں اس سکول سے کیا فائدہ جو مڈل سے ہائی کیا جا رہا ہو - ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا ہے کہ سکولوں کی چھت نہیں ہے اور ہم چھت نہیں ڈال سکتے کیونکہ پیسے نہیں ہیں - میری اپیل یہ ہے کہ آپ ایک سکول بنائیں یا ایک ہسپتال بنائیں یا پکی سڑک بنائیں لیکن بنائیں مکمل جس سے ہم فائدہ اٹھا سکیں - محدود وسائل ضرور ہیں لیکن جہاں نیت کام کرنے کی ہو جہاں نیت خدمت کرنے کی ہو جہاں نیت ان غریبوں کی خدمت کرنے کی ہو تو مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور ہوگا اور اس سے فائدہ بھی ہوگا - کچی آبادیوں کے متعلق میں سمجھتا ہوں اور میرا ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے یہ ایمان ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ تقدم کچی آبادیوں کو دیں گے - ان کی خدمت کی جائیگی - لیکن پچھلے سالوں میں میرا یہ تجربہ ہے کہ کچی آبادیاں ان علاقوں میں ہیں جو رقبے نچلے ہیں جب بارشیں زیادہ ہوتی ہیں تو سب سے زیادہ نقصان ان لوگوں کو ہوتا ہے - عام طور پر کچی آبادیوں کے مکینوں کو میں نے چھتوں پر سوتے دیکھا ہے آپ جانتے ہیں کہ ان کی زندگیاں خطرے میں ہوتی ہیں کیونکہ جب چھت گر جائے تو انہی کی زندگیاں خطرے میں ہوتی ہیں - اس ملک میں بہت سی ترقی ہوئی ہے

اور لا تعد عوام نے جو اس ملک کی خاطر خدمات کی ہیں ۔ ہم جو اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں اس کا آدھا کام بھی کرتے تو ملک کی اور اسمت ہوتی ۔ میں آپ سے اپیل کروں گا آپ سب صوبے کے سمبران ہیں آپ سب کو معلوم ہے کہ آپ کے علاقے میں کیا مشکلات ہیں ۔ آپ ان کو دور کرنے کی کوشش کریں مجھے آپ بلائیں میں ان تکالیف کو دور کرنے کیلئے تیار ہوں ۔ آپ اپنے علاقے کی مل کر خدمت کریں ۔ جب تک آپ مل کر کام نہیں کریں گے یقین جانئے کام نہیں ہوگا ۔ اور جو ہم نے غریبوں کے ساتھ وعدے کئے ہیں ان کو پورا نہیں کر سکیں گے ۔ زراعت چونکہ میرا پیشہ ہے اور اس لئے میری ہر ممکن کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ گندم بڑھے زیادہ سے زیادہ چاول بڑھے زیادہ سے زیادہ کپاس بڑھے زیادہ سے زیادہ گنا بڑھے ۔ چند ہماری تکالیف ہیں ان کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ ان کو دور کیا جا سکے ۔ آخر میں اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے آپ سے اپیل کروں گا کہ اس ملک کی خاطر تمام خوبیاں پاکستانیوں میں ہوں اور اگر ایک ہی خوبی کی کمی ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام خوبیوں کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر آپ Nationalist نہیں ہونگے ۔ اگر اپنے ملک کو نہیں سمجھیں گے اگر آپ اپنی کرسی کو نہیں سمجھیں گے ۔ آج اگر اپوزیشن کامیاب نہیں ہو رہی تو اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ Nationalist نہیں ہیں وہ پاکستان کے حامی نہیں ہیں ۔ چونکہ وہ پاکستان کے حامی نہیں ہیں ۔ وہ کبھی بھی پاکستان میں کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ پاکستان میں وہ انسان رہے گا جو پاکستان کی خاطر جان قربان کر سکے ۔ جو پاکستان کی خاطر سب سے بڑی قربانی دے سکے ۔ پاکستان کے غریب عوام کی خاطر قربانی دے سکے ۔ جب تک غریب عوام کا سٹینڈرڈ اونچا نہیں کریں گے ۔ اور میرا یہ ایمان ہے کہ جو بھلا کرتا ہے وہ ظاہرا کوئی چیز کرنے سے نہیں ڈرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی ۔ اس لئے ہم سکول بنائیں ۔ ہسپتال بنائیں گلیاں بنائیں ۔ اور لوگوں کے لئے زیادہ سے زیادہ اچھے انتظامات کریں تو میرا یہ ایمان ہے کہ یہ ہم سب مل کر ہی کر سکیں گے اس سے

فائدہ ہوگا۔ آج میں آپ سے کیوں معافی مانگ رہا ہوں وہ اس لئے مانگ رہا ہوں اور ہم نے اس کے لئے فیصلہ کرنا ہے کہ ہم نے اتنے گھنٹے کام کرنا ہے تو پھر اس سے پنجاب کے لئے اچھے نتائج نکل سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر انسان میں خوبی ہے اور جو اپنی برائی کو سمجھے اور جو اپنی کمزوری کو سمجھے تو اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور میں آپ سے اپیل کرونگا کہ جو باتیں میں نے آپ سے کی ہیں۔ براہ مہربانی میری باتوں کو سن کر ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ میں سب سے پہلے آپ کے ساتھ مل کر ان تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کروں گا جو آپ نے اپنے تجربے سے کئی سالوں کی کوشش کے بعد معلوم کی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم علیحدہ رہ کر ان کو دور نہیں کر سکتے۔ ایک پارٹی بن کر کر سکیں گے۔ آج اگر حزب اختلاف ہوتی تو میں ان کو بھی یہی یقین دلاتا جو میں آزاد اراکین کو دلا رہا ہوں۔

آخر میں میں پریس کی خدمت میں عرض کروں گا پہلی دفعہ جب میں قائد ایوان بنا تھا اس وقت بھی عرض کی تھی اور اب بھی عرض کروں گا کہ ان کے ساتھ ہر ممکن انصاف کیا جائے گا۔ میں ملکر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میری آپ سے اپیل ہے کہ جو کچھ آپ روزانہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں وہی بیان کیا کریں۔ کیا سرکار، کیا گورنمنٹ، یا ایڈمنسٹریشن دوکانیں لوٹ رہی ہے؟ آپ مجھے بتائیے کیا کوئی ڈی۔ایس۔پی۔ انسپکٹر یا کوئی فٹ کانسٹیبل ہے جو غریبوں کی دوکانیں لوٹ رہا ہے۔ جو غریبوں کو لوٹ رہا ہے؟ مجھے بتائیے تاکہ میں اس کو ڈسمس کر سکوں۔ اگر میری ایڈمنسٹریشن بنک جلا رہی ہے لوگوں کے گھر جلا رہی ہے۔ سینما جلا رہی ہے لوگوں کے گھروں پر حملہ کر رہی ہے یا وزراء کے گھروں کو آگ لگا رہی ہے یا رات کو عوام کو تنگ کر رہی ہے یا میری ایڈمنسٹریشن ایسے حالات پیدا کر رہی ہے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ عوام تنگ نہیں آ گئے؟ موجودہ حالات میں کوئی شریف آدمی باہر نہیں جا سکتا۔ کوئی شریف زادی باہر نکلنے سے کیوں گھبراتی ہے؟ آخر یہ کیوں ہو رہا ہے۔ اگر میں ایسے حالات کر رہا ہوں تو میں استعفا دینے کے لئے تیار ہوں۔ میری ایڈمنسٹریشن کرا رہی ہے یا حزب اختلاف کرا رہی ہے؟ تو کیا اس سے پاکستان کو نقصان نہیں ہو رہا ہے؟ بنک جلا تو پاکستان کا نقصان نہیں ہے؟

اگر آپ کی جائداد جل رہی ہے تو کیا پاکستان کا نقصان نہیں ہے؟ اگر آپ کے بچے کا نقصان ہوا ہے تو کیا پاکستان کا نقصان نہیں ہے؟ کل کا واقعہ ہے مجھے بتاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ میں ایک میٹنگ میں تھا ایک ڈوبی ہوئی عورت کا جنازہ نکالا گیا۔ اس کو میو ہسپتال سے لایا گیا تاکہ اس کا پوسٹ مارٹم کیا جائے اس مرحومہ کے ساتھ کیا ہوا یہ ٹھیک ہے کہ اخبارات میں آ جاتا ہے کہ میاں بیوی کی لڑائی تھی۔ شہادت کا رتبہ عورت نے پا لیا۔ حزب اختلاف نے اس کی لاش کو اس کے وارثوں سے زبردستی لے لیا پولیس کو بھی اغوا کیا۔ پی۔ این۔ اے کے دفتر لے گئے جب مجھے پتہ چلا تو میں نے کہا کہ ہم اس لاش کو انتظامی طور پر لے لیں گے۔ اس عورت کی لاش کے ساتھ زیادتی نہیں ہے کہ وہ اس کو لے کر پھر رہے ہوں؟ ہم نے پی۔ این۔ اے کے ساتھ بات کی ان کو سمجھایا ان کی سمجھ میں بات آ گئی انہوں نے کہا کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ کبھی فوکس ویگن میں اس کی لاش کو ڈالا۔ کیا یہ کوئی drive ہو رہی ہے؟ کیا یہ کوئی گنبرگ ہے۔ اس لئے اگر اس قسم کے حقائق کو چھپائے گئے تو اس سے قوم کو سب سے زیادہ نقصان ہوگا۔

اور میری آخری بات یہ ہے کہ ہر انسان کوشش کر رہا ہے کہ پنجاب میں گڑ بڑ ہو اور جب یہ سب کوشش کریں گے کہ پنجاب میں گڑ بڑ ہو تو ان کی خواہش ہوگی کہ لاہور میں گڑ بڑ ہو کیونکہ لاہور پنجاب کا دل ہے اور پنجاب پاکستان کا دل ہے۔ اس لئے میں نہ لاہور میں گڑ بڑ ہونے دوں گا نہ پنجاب میں گڑ بڑ ہونے دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور میں یہ بات اس جذبے سے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نہ لاہور میں گڑ بڑ ہونے دوں گا۔ اور نہ پنجاب میں گڑ بڑ ہونے دوں گا۔ اس سے میری مراد آپ سب ہیں۔

آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں دوبارہ سہ بارہ، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہر ممکن خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں اور جس دن قائد عوام نے میرا نام تجویز فرمایا تھا۔ اس دن دربار ہال گورنمنٹ ہاؤس میں میں نے ایک کلمہ کہا تھا کہ میں نواب عاشق حسین قریشی کے نطفے کے ہونے کی حیثیت سے آج دوبارہ وہ کلمہ کہہ رہا ہوں کہ میں حلالی ہوں اور حلالیوں کی طرح آپ کی خدمت کروں گا۔ شکریہ۔

سیکرٹری اسمبلی - جناب چیف منسٹر دربار ہال گورنمنٹ ہاؤس میں ہونے پانچ بجے بعد دوپہر حلف الهائی کے جملہ اراکین اسمبلی سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شرکت کریں -

Mr. Speaker : I have received the order of prorogation which I will now reproduce before the House :—

> In exercise of the powers conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Muhammad Abbas Abbasi, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab, with effect on and from the 11th April, 1977, after the termination of the sitting of the Assembly on that day.

Governor of the Punjab,
11th April, 1977.

چونکہ اجلاس منقطع ہو چکا ہے - اس لئے یہ اجلاس غیر معینہ عرصے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے -

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا)